اداریے

۱

مجلّہ ’نوائے افغان جہاد‘ میں شائع ہونے والے اداریے

اگست ۲۰۰۸ء تا دسمبر ۲۰۰۹ء

بقلم: حافظ طیب نواز شہید رحمۃ اللہ علیہ

نوائے افغان جہاد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اداریے

۱

مجلّہ 'نوائے افغان جہاد' میں شائع ہونے والے اداریے

اگست ۲۰۰۸ء تا دسمبر ۲۰۰۹ء

بقلم: حافظ طیّب نواز شہید رحمۃ اللہ علیہ

نوائے افغان جہاد

فہرستِ مضامین

حرفِ اوّل 6

پانی کی ایک بوند 9

-اداریہ: اگست ۲۰۰۸ء

یومِ شوکتِ اسلام 12

-اداریہ: ستمبر ۲۰۰۸ء

اب سسک سسک کے کیا جینا 17

-اداریہ: نومبر ۲۰۰۸ء

خونِ صحابہؓ ہی سے چودہ صدیوں کی پھلواری ہے 24

-اداریہ: جنوری ۲۰۰۹ء

بتاؤ تم کس کا ساتھ دوگے؟ 27

-اداریہ: فروری ۲۰۰۹

اللہ کے لیے لڑنے والے، اللہ کی زمیں پر چھائیں گے 30

-اداریہ: اپریل ۲۰۰۹ء

وہ سبھی اس صنم خانے کے پجاری ہیں 33

-اداریہ: جون ۲۰۰۹ء

عدو سے آگہی رکھنا مجاہد کی بصیرت ہے 36

-اداریہ: جولائی ۲۰۰۹ء

جب کفر سے دیں کی ٹکر تھی...... تو تم نے کس کا ساتھ دیا... 39

-اداریہ: اگست ۲۰۰۹ء

نہ چل سکا اگر میں تیرے دین پر... تو اور راستہ کہاں سے لاؤں گا 42

-اداریہ: ستمبر ۲۰۰۹

آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا... 45

-اداریہ: اکتوبر ۲۰۰۹ء

مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے 48

-اداریہ: نومبر ۲۰۰۹

تنکوں سے یہ سیلاب رکا ہے نہ رکے گا!... 52

-اداریہ: دسمبر ۲۰۰۹ء

حرفِ اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحمدللہ وکفیٰ والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، اَمّابعد

اللہ پاک کا نہایت شکر و احسان ہے کہ مجلّہ 'نوائے افغان جہاد' جس کا آغاز حافظ طیب نواز شہید رحمۃ اللہ علیہ کی اِدارت میں، ان کے بابرکت ارادے اور عملی کوشش سے ہوا تھا... آج اللہ کے خصوصی فضل و رحمت سے، بہار و خزاں، گرما و سرما، شہادتوں اور گرفتاریوں، دشمن کے نت نئے ہتھکنڈوں اور پابندیوں کے باوجود، مسلسل بارہ سال سے زیرِ اشاعت ہے، وللہ الحمد والمنۃ۔ اس عرصے میں مجلّہ 'نوائے افغان جہاد' میں سیکڑوں مضامین چھپے۔ یوں تو مجلّہ، ماہ وار مجلّے کی صورت میں بھی نفع بخش ہے لیکن اس نفع کو مزید بڑھانے اور پھیلانے کی غرض سے ادارہ 'نوائے افغان جہاد' سے وابستہ ساتھیوں نے ارادہ کیا، کہ مجلّے میں شائع ہونے والے اہم اور قسط وار مضامین کو یکجا کر کے، کتابچوں کی صورت میں بھی شائع کیا جائے۔

ان کتابچوں کو شائع کرنے کا آغاز، مجلّے میں چھپنے والے 'اِداریوں' سے کیا جارہا ہے۔

'اِداریے (۱)' کے عنوان کے تحت، پہلا مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس پہلے مجموعے میں اگست ۲۰۰۸ء سے لے کر دسمبر ۲۰۰۹ء تک کے شماروں میں چھپنے والے اداریے شامل کیے گئے ہیں۔

یہ اداریے محض کسی مجلّے میں چھپنے والے، ادارے کے موقف کو بیان کرتے 'اداریے' نہیں... بلکہ یہ عصرِ حاضر کے جہاد اور اس جہاد کے ساتھ باقی زمانے کی تاریخ پر مبنی ایک نادر اور مختصر سلسلۂ بیان اور تاریخ پر حاشیہ ہیں۔ جیسا کہ اس مجموعۂ مضامین [اداریے (۱)] کے 'سرورق' پر لکھا ہے، یہ تحریرات القاعدہ برِّ صغیر سے وابستہ، جہادِ پاکستان کے ایک عبقری قائد، نابغۂ روزگار، داعی و مفکر، مربّی و منتظم، شہید فی سبیل اللہ حضرت حافظ طیب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے نکلی ہیں، اور ان تحریرات میں سیاہی نہیں قلب و جگر کے خون کی روشنائی استعمال ہوئی ہے۔

حضرت حافظ طیب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو میادینِ جہاد 'بڑے حافظ صاحب' اور 'حافظ عبد المتین' کے لقب اور نام سے جانتے ہیں۔ حافظ صاحب نے اپنی جوانی اور پھر کہولت، دینِ متین کی دعوت اور جہاد فی سبیل اللہ میں کھپائے رکھی، اور اسی راہ میں اپنی صلاحیتیں اور جان صرف کرتے کرتے سنہ ۲۰۱۶ء میں، پاکستانی خفیہ ایجنسیوں اور پولیس و سی ٹی ڈی کے ایک جعلی مقابلے میں فی سبیل اللہ قتل ہو گئے اور مقامِ شہادت پر فائز ہوئے۔

حضرت حافظ صاحب کی نعش کو خفیہ ایجنسیوں اور پولیس و سی ٹی ڈی کے اہلکاروں نے شہادت کے تین دن بعد اہلِ خانہ کے حوالے کیا، لیکن تین دن گزر جانے کے باجود نعش تر و تازہ تھی اور گولیاں لگنے کے سبب زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔ یہ تین دن بعد بھی خون کے بہنے کی کرامت تو دنیا میں تھی... باذن اللہ قیامت کے دن معاملہ اس حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مصداق ہو گا کہ...... اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ[1]...... اللہ کے راستے میں لگے ان زخموں سے بہتے خون کا رنگ تو خون سا ہو گا لیکن اس کی خوشبو مشک جیسی ہو گی۔

اللہ تعالیٰ، حضرت حافظ صاحب کی شہادت قبول فرمائیں اور ہم سب کو اس راہِ سعادت کا راہی بنائے رکھیں یہاں تک کہ موت فی سبیل اللہ یعنی شہادت کا وقت آ جائے۔

ان مضامین کو ان کی اصل شکل میں ہی رکھا گیا ہے، اس لیے اعداد و شمار، تاریخیں، واقعات و سانحات اور متوفین کے ناموں وغیرہ کے ساتھ وہی انداز و القاب وابستہ ہیں جو دمِ تحریر لکھے گئے تھے۔ کوئی تبدیلی کی گئی ہے تو وہ یہ کہ پروف کی اگر کوئی غلطی رہ گئی تھی تو اس کو ٹھیک کرنے کی کوشش کی گئی ہے یا طویل نثر پاروں کو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

---

[1] صحیح بخاری

اسی طرح جن جگہوں پر وضاحت کی ضرورت محسوس ہوئی تو وہاں 'وضاحتی حاشیہ' درج کر دیا گیا ہے، جس کے آگے قوسین میں '(مرتِّب)' کا دستخط درج ہے۔

اللہ پاک 'اداریے' کے عنوان کے تحت اس کوشش کو قبول و مقبول فرمائیں اور دعوتِ دین و جہاد کو عام فرمائیں، آمین یاربّ العالمین۔

وصلی اللہ علی النبی، وآخر دعوانا أن الحمد للہ ربّ العالمین۔

ذوالقعدۃ ۱۴۴۰ھ / جولائی ۲۰۱۹ء

◆◆◆◆◆◆◆

پانی کی ایک بوند

-اداریہ: اگست ۲۰۰۸ء

رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ یعنی دسمبر ۲۰۰۱ء میں جب صلیبی کفر، بی باون طیاروں اور ڈیزی کٹر بموں اور کروز میزائلوں کے ذریعے افغانستان میں تورابورا کے پہاڑوں میں موجود چند سو اہلِ عزیمت کو ملیامیٹ کر دینے کے درپے تھا تو، ایسے میں تورابورا کے مضافات میں ایک چھوٹی سی مسجد کے صحن میں ایک ۸۰ سالہ بوڑھا افغانی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے حسرت سے آسمان کی جانب دیکھ رہا تھا۔ یونہی آسمان کی جانب تکتے ہوئے اس نے پاس موجود اپنے پوتے سے کہا کہ میری لاٹھی پکڑو اور بندوق کی طرح امریکی جہازوں کی طرف اٹھا کر رکھو تاکہ اگر میرا کوئی اور بس نہیں چلتا تو کم از کم روزِ محشر اپنے رب کو یہ تو کہہ سکوں گا کہ 'اے میرے مالک! میں نے بے بسی کے عالم میں تیرے اور تیرے دین کے دشمنوں کے خلاف اپنی لاٹھی ضرور بلند کی تھی اور میں شدید بے بسی کے عالم میں یہی کر سکتا تھا'۔

جوابدہی کے احساس سے معمور اس بوڑھے نے تو روزِ محشر کے لیے زادِ راہ اکٹھا کر لیا لیکن جب ہم سے پوچھا جائے گا کہ ہم نے کیا کیا اس وقت کہ جب:

ہماری آنکھوں کے سامنے حق و باطل کا حتمی معرکہ جاری تھا اور لشکرِ ابلیس نہ صرف اللہ کے دین اور امت توحید پر حملہ آور تھا بلکہ نبی رحمت ﷺ فداہ ابی و امی کی ناموس کے بھی درپے تھا (معاذ اللہ)۔

بگرام اور ابو غریب جیسے کئی عقوبت خانوں سے عافیہ صدیقی اور فاطمہ جیسی بہنوں بیٹیوں کی چیخیں عرشِ الٰہی سے ٹکرا رہی تھیں اور دہائی دے رہی تھیں 'اے ہمارے رب اگر اس امت میں اب کوئی محمد بن قاسم نہیں ہے تو پھر ہمیں موت دے دے'۔

صرف عراق، افغانستان، فلسطین، کشمیر، چیچنیا اور دوسرے مقبوضہ ممالک کی سرزمین ہی خونِ مسلم سے رنگین نہ تھی بلکہ 'آزاد اور خود مختار اسلامی جمہوریہ پاکستان' میں بھی مساجد، مدارس اور آبادیوں پر دشمن کے میزائل معصوموں کے چیتھڑے اڑا رہے تھے اور ہم خود بھی اس 'کارِ خیر' میں شریک ہو کر جامعہ حفصہ کی بیٹیوں کو فاسفورس کی 'مہندی' لگا کر، 'رخصت' کر رہے تھے۔

قبلۂ اول مسجدِ اقصیٰ آٹھ دہائیوں سے یہود کے ناپاک پنجوں میں مقبوض تھا اور خلافت کے سقوط کو ایک صدی مکمل ہونے کو تھی۔

امت کے کچھ بیٹے بے سر و سامانی کی حالت میں صرف نصرتِ خداوندی کے سہارے اور جذبۂ شوقِ شہادت کے بل بوتے پر سات سال سے افغانستان اور پانچ سال سے عراق میں دشمن کو ناکوں چنے چبوا رہے تھے اور طاغوت اپنے تمام تر وسائل، گولہ بارود، ٹیکنالوجی اور اپنی نام نہاد تہذیب سمیت ذلیل و رسوا ہو کر زخمی سانپ کی طرح خود کو زمین پر پٹخ رہا تھا۔

کیا اس وقت ہم یہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب...!

تیرے پیارے نبی ﷺ کی ذات پر رکیک حملوں کے جواب میں ہم شدید احتجاج کرنے کے بعد ٹیکنالوجی اور وسائل کے ذریعے امت کی سربلندی کے سہانے خواب دیکھنے کے لیے آرام دہ بستروں پر سو جایا کرتے تھے۔

تیرے دین کے دشمن جب بھی آقائے نامدار ﷺ کی امت پر حملہ آور ہوتے تھے تو ہم 'سب سے پہلے پاکستان' کا نعرہ لگاتے تھے تاکہ دشمن اس سے خوفزدہ ہو کر ہمارے قریب نہ آئے۔

اور ہمارے رب! ہم ہر گز بہرے نہ تھے کہ عافیہ اور فاطمہ کی چیخیں نہ سن پاتے، ہم یقیناً سنتے تھے اور بہت آنسو بہاتے تھے۔ لیکن ہمارے پاس کوئی محمد بن قاسم نہ تھا۔ کیونکہ ہمارے 'مخدوم' تو وہ لوگ تھے جنہیں ہم اپنے ووٹوں سے کبھی وزیرِ داخلہ اور کبھی پارلیمانی لیڈر بناتے تھے۔

اور ہماری سرزمین پر جو دشمن کے میزائل معصوموں کا خون کرتے تھے اس کا تو ہمارے پاس کوئی توڑ بھی نہیں تھا۔ کیا کرتے، بی۔ باون تو ریڈار پر بھی نہیں آتا اور رہے جامعہ حفصہ والے، تو وہ تو بہت انتہا پسند تھے۔ بلکہ شاید دہشت گرد بھی تھے۔

قبلۂ اول کو چھڑانے کے لیے ہم نے 'Oh I See' بنائی تھی اور خلافت کی جگہ 'اسلامی جمہوریت' نافذ کر دی تھی۔

صادق و مصدوق پیغمبر ﷺ کے فرمان عالیشان کے مفہوم کے مطابق 'آسان حساب' تو اس دن یہی ہو گا کہ کوئی سوال جواب نہ ہو بس بغیر حساب کے ہی جنت کا پروانہ مل جائے۔ لیکن اگر یہ آسان حساب، نصیب نہ ہوا تو پھر یقیناً سوال جواب کا سلسلہ بھی دراز ہو گا اور یہ بھی پوچھا جائے گا کہ تم نے اس چڑیا کے قصّے سے بھی کچھ نہ سیکھا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے دہکائی گئی آتشِ نمرود کو اپنی چونچ میں پانی کے قطرے سے بجھانے نکلی تھی۔ اور کیا تم اس بڑھیا سے بھی زیادہ تہی دست تھے جو 'سوت' کا اثاثہ لے کر بازار مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام کو خریدنے آئی تھی۔

'نوائے افغان جہاد' نہ تو کوئی تحریک ہے اور نہ کوئی بلند و بانگ نعرہ۔ یہ تو صرف ہم تہی دامنوں کا وہ مال ہے جو ہم خریدارانِ یوسف کی صف میں شامل ہونے کے لیے پیش کر رہے ہیں۔ 'یومِ حساب' کو آسان حساب کے امیدوار بننے کے لیے پانی کی ایک بوند ہے جو ہم آتشِ نمرود پر پھینکنے کی جسارت کر رہے ہیں۔ آپ سے صرف اتنی گزارش ہے کہ آپ بھی اپنے دامن کا جائزہ لیجیے کہ آپ نے 'یوم الدین' کے لیے کیا سامان تیار کر رکھا ہے؟

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہماری کم کوشی کے باوجود ہمیں دین مبین کے تحفظ اور سربلندی کے لیے قبول فرمائے، آمین۔

◆◆◆◆◆◆◆

یومِ شوکتِ اسلام

-اداریہ: ستمبر ۲۰۰۸ء

عظیم اور مبارک ماہ رمضان اپنی رحمتوں کے ساتھ ایک مرتبہ پھر ہم پر سایہ فگن ہے اور ہمیں دعوت دے رہا ہے کہ لپکو! اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف کہ جس کی وسعت زمین و آسماں سے زیادہ ہے۔ یہ ماہ مبارک امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے فتح کا مہینہ بھی ہے جس میں قریشِ مکہ کو بدر میں عبرت ناک شکست ہوئی، اسی مہینے میں مکہ فتح ہوا اور اس مہینے میں ہی حطین کے مقام پر صلیبیوں کو شکست فاش ہوئی جو مسجد اقصیٰ کی فتح کا مقدمہ بنی۔ ان معرکوں میں مسلمانوں نے اس وقت کی بڑی طاقتوں کو شکست دی اور اللہ کی مدد سے اس کے دین کو غالب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی قوت کو بڑھایا اور مسلمانوں کا خوف ان کے دشمنوں کے دلوں میں ڈال دیا۔ حسن اتفاق سے اس سال اس ماہ مبارک کے دوران ہی گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کے ان مبارک حملوں کو بھی سات سال مکمل ہو رہے ہیں جنہوں نے ایک مرتبہ پھر قرون اولیٰ کی یاد تازہ کرتے ہوئے عالم کفر کے سرخیل امریکہ، اس کی تہذیب اور اس کی ٹیکنالوجی کے ضعف کا حال دنیا پر عیاں کر دیا۔ وہی امریکہ کہ جس کا دعویٰ تھا کہ چیونٹی کی آواز اور زیر زمین ہونے والی حرکات بھی اس کی سیٹیلائٹ سے پوشیدہ نہیں۔ اور وہی امریکہ کہ جو اپنی نام نہاد ٹیکنالوجی اور معاشی و عسکری طاقت کے بل پر دنیا کی واحد سپر پاور ہونے کا دعوے دار تھا، اس کو محض ۱۹ مخلص نوجوانوں نے استطاعت بھر تیاری، میسر اسباب اور اللہ پر توکل کے ذریعے ایسی کاری ضرب لگائی، جس نے بقول شیخ اسامہ حفظہ اللہ 'تاریخ کا دھارا بدل دیا'۔

گیارہ ستمبر کے اس واقعہ نے امریکی قوم کو بری طرح خوفزدہ کر دیا یہاں تک کہ امریکی دانشوروں کو اپنی قوم کو مکمل نفسیاتی موت سے بچانے کے لیے فلسفۂ سازش (Conspiracy Theory) کا سہارا لینا پڑا اور یہ مفروضہ گھڑ کے امریکی قوم اور دنیا کے سامنے پیش کیا گیا کہ یہ حملے دراصل سی آئی اے یا کسی صہیونی تنظیم کی گہری سازش کا شاخسانہ ہیں۔

اس پر طرفہ تماشہ یہ کہ ''جمہوری اسلامی تحریکات''، افراد اور ان کے ذرائع ابلاغ–جو کہ اسلام کا ''معذرت خواہانہ'' تصور رکھتے ہیں–نے ان تبصروں اور تجزیوں کو شائع کیا جن سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ 11/9 کے حملے مجاہدین کے بس کا روگ نہیں اور یہ مسلمانوں اور امت مسلمہ کے خلاف گہری سازش ہے۔ لیکن ان تبصروں اور تجزیوں کی بنیاد امریکہ اور مغرب کے مراکزِ دانش (Think Tanks) اور دانشور ہی ہیں، یہ کسی مسلمان کی آزادانہ تحقیق نہیں بلکہ کفار کے دیے ہوئے نکات و خطوط پر ہی مکھی پر مکھی مارنے کا کام ''جمہوری مسلمانوں'' نے کیا۔

اڑھائی صدی سے غلامی کی خو میں رچ بس جانے والے نام نہاد مسلم سکالرز، جو اس قدر احساس کمتری کے مارے ہوئے ہیں کہ دنیا کا ہر اہم کام یا واقعہ اُنہیں یہودیوں یا اُن کے آلۂ کاروں کی سازش لگتا ہے اور وہ مسلمانوں کو ذہنی، فکری اور عملی کسی طور پر بھی کوئی بڑا کام کرنے کے قابل نہیں پاتے۔ یہ طبقۂ فکر زبانی تو اللہ رب العزت کو قادر مطلق مانتا ہے مگر عملاً دنیا کے تمام تر اسباب و اختیارات کا مالک یہودیوں، صہیونیوں اور ان کے آلۂ کاروں کو ہی سمجھتا ہے۔

سیکولر مسلمان جو صلیبی کفر کو نقصان پہنچتا تو درکنار، پریشان ہوتا بھی نہیں دیکھ سکتے، ان کے قلب و نظر کو جلا دینے والے تمام تر سوتے کفری مغرب کے سمندر سے ہی پھوٹتے ہیں اور انہی سے غذا حاصل کر کے وہ تقویت قلب پاتے ہیں گویا کہ جسمانی طور پر وہ دنیا کے کسی بھی حصے میں ہوں ذہنی و قلبی طور پر وہ اُنہی نجاستوں اور غلاظتوں کے مکین ہوتے ہیں جو مغرب اور اہل مغرب کا ہی خاصہ اور امتیاز ہیں۔ اس طبقے نے بھی 11/9 کو مسلمانوں کی بجائے کسی اور سے منسوب کیا کہ صاحب مسلمان کہاں شہنشاہِ عالم کا سر کچل کر امن عالم کو خراب کر سکتے ہیں۔

انٹرنیٹ کی پیداوار یہ جعلی دانشور اگر کھلی آنکھوں اور ذہن کے ساتھ حقائق کا مشاہدہ کرتے تو یقیناً نائن الیون کمیشن کی رپورٹ اور انٹرنیٹ پر ہی موجود فلسفۂ سازش (Conspiracy Theory) کے رد میں شائع کیے گئے سینکڑوں

صفحات، جو چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ یہ حملے القاعدہ نے کیے ہیں، کا مطالعہ بھی کرتے اور اگر حق کو سننے اور سمجھنے کی صلاحیت سلب نہ ہو گئی ہوتی تو یہ لوگ یقیناً قائدین جہاد کے ان بیانات پر بھی توجہ دیتے جن میں نہ صرف ان حملوں میں شریک شہداء کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا بلکہ ان کی وصیتیں بھی شائع کی گئیں اور ان حملوں کی ذمہ داری بھی قبول کی گئی۔

اللہ کی زمین پر فساد اور بدی کے منبع و محور امریکہ نے جو جرائم انسانیت کے خلاف کیے ان کا احاطہ یہاں ممکن نہیں لیکن گیارہ ستمبر کے حملوں کے اسباب و محرکات کو سمجھنے کے لیے امت مسلمہ اور مسلمانوں کے خلاف امریکہ کے جرائم کی طویل فہرست میں سے چند ایک پیش خدمت ہیں:

- یہ امریکہ ہی تھا جس نے اپنی ناجائز اولاد اسرائیل کی گزشتہ چھ دہائیوں سے سیاسی، معاشی اور عسکری سرپرستی کی اور معصوم مسلمانوں کے قتل عام میں براہ راست شریک رہا۔ ہزاروں فلسطینی مسلمانوں کا خون براہ راست امریکہ کی گردن پر ہے۔
- امریکہ کا ناقابل معافی جرم امتِ توحید کے قلب، مسلمانوں کے مرکز، سرزمینِ نجد و حجاز میں اپنے ناپاک اڈوں کا قیام اور فوجوں کی تعیناتی ہے۔ جزیرۃ العرب کی فضاؤں اور شاہراہوں پر آج بھی غلیظ امریکی دندناتے پھر رہے ہیں۔
- ۱۹۹۰ء کے بعد مسلسل تیرہ سال تک یہ امریکہ ہی تھا جس نے عراق میں وہ ظلم و ستم ڈھائے جس کی مثال تاریخ میں کم ہی ملتی ہو گی۔ امریکہ کے اس جبرِ مسلسل کے نتیجے میں پندرہ (۱۵) لاکھ مسلمان شہید ہوئے جن میں سے ۱۰ لاکھ صرف وہ بچے ہیں جو اقتصادی ناکہ بندی، دودھ اور ادویہ پر پابندی کے باعث تڑپ تڑپ کر مر گئے۔
- جنوبی لبنان میں اسرائیل نے امریکی سرپرستی میں ہی سترہ (۱۷) ہزار مسلمانوں کو ۱۹۸۲ء میں بمباری کر کے شہید کیا۔
- ۱۹۹۰ء کی دہائی میں امریکی فوج نے ہزاروں صومالی باشندوں کو اپنی سرزمین کی حفاظت کے جرم میں مار ڈالا۔

- ۱۹۹۸ء میں امریکہ نے افغانستان اور سوڈان میں کروز میزائیل مار کر یہ ثابت کر دیا کہ وہ خود کو دنیا کا بدمعاش سمجھتا ہے اور جہاں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کو امت کے ۱۹ باسعادت نوجوانوں کی قربانی نہ صرف امریکہ کے جرائم کی سزا تھی بلکہ دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں اور مسلمانانِ عالم کے لیے بہت سی خوش خبریوں کا پیش خیمہ بھی۔ ان حملوں کے بعد شروع ہونے والی "ہلال و صلیب" کی جنگ بہت سے حوالوں سے امتِ مسلمہ کے لیے فائدہ مند اور مبارک ثابت ہوئی، مثلاً:

- امریکہ، مغربی تہذیب اور اس کی نام نہاد ٹیکنالوجی کے بت ریزہ ریزہ ہو گئے۔ عالم کفر کے ضعف کا حال آج ہر ایک پر عیاں ہے کہ وہ نہ تو اپنی سرزمین پر حملوں کو روک سکا اور نہ ہی سات سالوں کی ذلت و خواری کے باوجود قائدینِ جہاد امیر المؤمنین ملا عمر مجاہد اور شیخ اسامہ بن لادن حفظہما اللہ تک رسائی پا سکا۔
- مجاہدین، امریکہ اور اس کے حواری صلیبی لشکروں کو ان کے بلوں سے نکال کر اپنے منتخب کردہ میدانِ جنگ میں لے آئے جہاں وہ اپنے تکبر اور جدید ترین اسلحہ سمیت خاک نشین اہل عزیمت کے ہاتھوں شکست سے دوچار ہیں۔
- امریکی اور یورپی اقوام مسلمانوں سے مرعوب ہو گئیں اور دلی طور پر خائف بھی۔
- 9/11 کے حملوں کے فوراً بعد بھی اور عراق و افغانستان کی جنگوں کے نتیجے میں بھی، امریکی معیشت کا جنازہ نکل گیا اور آج امریکہ کی ڈوبتی معیشت اپنے ساتھ عالمی سرمایہ دارانہ نظام کی قبر بھی اپنے ہاتھوں خود ہی کھود رہی ہے۔
- امریکہ اور یورپ میں لاکھوں لوگ مسلمان ہوئے، قرآن مجید کے نسخے ریکارڈ تعداد میں شائع ہوئے اور اسلام سب سے زیادہ پھیلنے والا دین بن گیا۔
- امت کے نوجوان جہاد کی جانب متوجہ ہوئے اور بلادِ اسلامیہ جہادی مراکز بن گئے۔ جتنی بڑی تعداد میں امت کے افراد اور جتنی بڑی مقدار میں وسائل جہاد کے لیے پیش کیے گئے اس کی مثال گزشتہ کئی صدیوں میں نہیں ملتی۔

- مسلمانوں میں طویل غلامی کے بعد ایک روشنی اور امید کی کرن نظر آئی کہ ہم بھی اللہ کی مدد کے سہارے بڑے سے بڑا کام کرسکتے ہیں اور امت نے ”خلافت علی منہاج النبوۃ“ کا خواب پھر سے دیکھنا شروع کردیا۔
- ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ گیارہ ستمبر ”یوم تفریق“ ثابت ہوا یعنی ”اسلام کے ساتھ“ یا ”صلیبیوں کے ساتھ“ کی ایک واضح تقسیم پیدا ہوئی جس نے مسلم معاشروں کے حکمران طبقوں اور افواج کا نفاق و ارتداد واضح کردیا۔

الغرض گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کو ”ہلال وصلیب“ کے جس معرکہ کی بنیاد رکھی گئی تھی وہ اپنے فیصلہ کن مرحلے کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ ہم سب کو اس مرحلے پر اپنی حیثیت کا تعین کرنا ہوگا کہ آیا ہم اللہ کے بندے اور اس کے دین کے انصار و مددگار ہیں یا اپنی خواہشاتِ نفس کے غلام اور صلیبی لشکر کا ہراول دستہ (Front Line)!

یاد رکھیے! اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے اور ”غیر جانب داری“ عملاً باطل کا ساتھ دینا ہے۔ لہٰذا آج ہی اپنا فیصلہ خود کیجیے اور آگے بڑھ کر اس جنگ کے اندر اپنے کردار کا تعین کیجیے......اس سے پیشتر کہ مہلت ختم ہو جائے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہماری درست سمت رہنمائی فرمائے اور اپنا وزن طاغوت کے خلاف حق کے پلڑے میں ڈالنے کی سعادت سے نوازے، آمین۔

◆◆◆◆◆◆◆

اب سسک سسک کے کیا جینا

-اداریہ: نومبر ۲۰۰۸ء

اسلام اور کفر کی کشمکش ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گی۔ نور اور ظلمات کی اس لڑائی میں بس شخصیات اور چہروں کی تبدیلی رونما ہوتی ہے لیکن یہ تا ابد رہنے والا سفر جاری و ساری ہے۔ روشنی کے پیامبر، کفروشرک، ظلم وبربریت کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں "اعلائے کلمۃ اللہ" کا مقدس علم ہاتھوں میں تھامے اپنے رب کی رحمت ونصرت کے سہارے کل بھی بر سرِ پیکار تھے، آج بھی ہیں اور ان شاء اللہ کل بھی رہیں گے۔

کفر وظلمت کے جھوٹے دعوے دار اور ان کے نحیف و کمزور (بظاہر مسلمان اور حقیقتاً مرتد و منافقین) بے غیرت و بے حمیت ساتھی کل بھی اللہ کے لشکروں کے سامنے نہ ٹھہر سکے تھے اور ان شاء اللہ آئندہ بھی ان کا انجام ذلت ورسوائی رہے گا۔ میرے دین کی سچی اور دور تک پھیلتی روشنی کو پھیلنے سے روکنا نہ کل اندھیروں کے بس میں تھا اور آئندہ بھی یہ روشنی اپنے راستوں کا تعین خود کرے گی۔ اس لیے کہ روشنی کا تو کام ہی پھیلنا اور پھیلتے ہی جانا ہے اور اس لیے کہ اس نور اور روشنی کی حفاظت اور رکھوالی تو خود اللہ فرماتے ہیں۔

يُرِيدُونَ لِيُطْفِؤُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ○ (سورۃ الصف:۸)

"یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے اللہ کے نور کو بجھا دیں، حالانکہ اللہ اپنے نور کی تکمیل کر کے رہے گا، چاہے کافروں کو یہ بات کتنی بری لگے۔"

ظلم اپنے خلاف اٹھنے والی ہر صدائے حق کو دبا دینے، اپنی جانب بڑھنے والے ہر دستِ حریت کو کاٹ دینے اور ہر نگاہ پاک کو پھوڑ دینے کی گھٹیا اور رزیل کوششیں ہر دور میں کرتا چلا آرہا ہے۔ اس لیے کہ ظلم اس کے علاوہ اور کر ہی کیا سکتا ہے۔ کفر و ظلمت کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی حربہ نہیں کہ وہ اپنا ظلم آزمائے اور اس کے مقابلے میں حق کے پرچم بردار اللہ کے اذن سے اپنے سینے آزماتے رہیں۔ یہ سنت ابراھیمیؑ کل بھی زندہ و تابندہ تھی اور اللہ کے جود و کرم سے آج بھی دنیائے کفر اس سے لرزہ براندام ہے۔

صدیوں دور ایک ایسے ہی حق کے پرچم بردار نے ظلمت کے آگے اپنا سر جھکانے کی بجائے سر کٹانے کو ترجیح دی تھی، اس نے خطبہ دیتے ہوئے کہا تھا:

"لوگو! خبردار ہو جاؤ۔ یہ لوگ شیطان کی اطاعت کو قبول کر چکے ہیں اور رحمٰن کی فرمانبرداری سے لاتعلق ہو گئے ہیں۔ ان لوگوں نے اللہ کی سرزمین کو فساد سے بھر دیا ہے۔ حدود الٰہی کو پامال کر دیا ہے۔ اس لیے میں حق بجانب ہوں کہ میں ان سرکشی اور بغاوت کو حق و عدل سے بدلنے کی سعی و جدوجہد کروں۔ وقت آگیا ہے کہ مومن حق کی راہ میں جان قربان کرنے کیلیے تیار ہو جائے۔ میں شہادت کی موت چاہتا ہوں۔ ظالموں کے ساتھ زندہ رہنا، بذات خود جرم ہے"۔

لوگ حق کے اس پرچم بردار کو نواسۂ رسول ﷺ سیدنا حسینؓ کے نامِ نامی سے جانتے ہیں۔ اگرچہ خطبہ دینے والا خاموش ہو چکا ہے، اس کی خواہش پوری ہو چکی اور وہ اپنا فرض نبھا چکا۔ مگر اس آواز کی بازگشت رہتی دنیا تک باقی ہے۔

یہ ۹ محرم الحرام کا دن ہے، سیدنا حسینؓ نے اپنے ساتھیوں کو جمع کیا اور فرمایا:

"پروردگار میں تیری حمد و ثنا کرتا ہوں کہ تو نے ہمیں حق سننے کے لیے کان، حق دیکھنے والی آنکھیں اور حق شناسا دل عطا کیا۔ ہمیں قرآن کا علم اور فہم دین کے ذریعے ممتاز کیا۔ الٰہی تو ہمیں شکر گزار بندوں میں شامل فرما۔

اس کے بعد اپنے ساتھیوں سے اس طرح گویا ہوئے:

”میں آج کے دن کسی کو اپنے ساتھیوں سے زیادہ وفادار نہیں دیکھتا۔ اللہ تعالیٰ تم سب کو بہترین اجر سے نوازیں (آمین)۔ میں ان بدترین دشمنوں کے ارادے بھانپ کر آج کے دن کو کل کا دن سمجھ رہا ہوں۔ میں آپ لوگوں کو خوشی خوشی اجازت دیتا ہوں۔ میری طرف سے کوئی ملامت نہ ہو گی۔ رات چھا چکی ہے ایک ایک اونٹ لو اور اپنی اپنی بستیوں کو لوٹ جاؤ۔ یہ میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ لوگ مجھے ہی تلاش کریں گے۔ میرے بعد انہیں کسی کی تلاش نہ ہو گی۔“

سیدنا حسینؓ کی اس گفتگو کے بعد ان کے جانثار ساتھی یوں گویا ہوئے۔

سب سے پہلے بنو عقیل کے وفادار ساتھیوں نے کہا:

”اے ہمارے سردار! ہم صرف اس لیے لوٹ جائیں کہ آپ کے بعد زندہ رہیں؟ اللہ ہمیں وہ دن نہ دکھائیں۔ ہم اپنی جان، اپنا مال اور اپنے اہل و عیال سب کچھ اپنے اور آپ کے دین پر قربان کر دیں گے۔ آپ کے ساتھ آپ کی حمایت میں لڑیں گے۔ جو آپ کا انجام ہو گا، وہی ہمارا ہو گا۔ آپ کے بعد جینا حرام ہے۔“

اس کے بعد سعد بن عبد اللہ اٹھے اور فرمایا:

”اللہ کی قسم! ہم آپ کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتے، جب تک اللہ کو معلوم نہ ہو جائے کہ ہم نے رسول سعادت ﷺ کے بعد آپ کا فرمان ملحوظ خاطر رکھا۔ اگر مجھ کو یقین ہو کہ ستر بار قتل کیا جاؤں گا اور ہر بار دوبارہ زندہ کر کے آگ میں جلا کر میری خاک ہوا میں اڑا دی جائیگی تو بھی اس وقت تک آپ کا ساتھ نہیں چھوڑوں گا جب تک خود کو موت کے حوالے نہ کر دوں۔ اور اس موت کے بعد ہمیشہ کی عزت ہے۔“

جبکہ زبیر بن متین نے کہا:

”اللہ کی قسم میری تمنا ہے کہ قتل ہوں پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر زندہ ہوں اور اس طرح ہزار بار کیا جائے مگر اللہ اس کے بدلے آپ کو اور آپ کے اہل کے نوجوانوں کو بچا لے۔“

اِن نوجوانوں نے اپنا سب کچھ لٹادینا گوارہ کیا مگر حق کا ساتھ چھوڑنا گوارہ نہ کیا۔ اور پھر اس دنیا میں اور جنت میں اپنے سردار کا ساتھ دیتے چند نفوس مل کر ظلم کے خلاف بنیان مرصوص کی طرح پنجہ آزما ہوئے۔ ظلم اور فسق وفجور کے خلاف اس صف آرائی نے ہمیشہ کیلیے ایک روشن تاریخ رقم کردی، امت مسلمہ کے ہر ہر فرد کو نشان منزل دکھ دیا کہ کفر وباطل کے خلاف ہمیشہ سینہ سپر رہو، پامردی دکھاؤ اور حق کا علم کبھی سرنگوں نہ ہونے دو۔

مگر اے عزیزو! اپنے اسلاف کے مقابلہ میں یہ کیسی تاریخ ہے جو ہم رقم کر رہے ہیں۔

کائنات کی رذیل اور چوپاؤں سے بھی گئی گزری قومیں، ہر نئے دن کیساتھ اپنی مکروہ خباثت لیے، امت کے غم خوار ﷺ (فداک ابی امی) کی شان اقدس اور حرمت میں گستاخی کے مرتکب ہیں اور پیارے نبی ﷺ کی محبت کا دم بھرنے والے، غازی علم الدین شہید کے ورثاء ہیں کہ خواب غفلت سے بیدار ہونے کو تیار ہی نہیں۔

اسلامی تحریکیں نواسۂ رسول ﷺ کے ہم رکابیوں کی طرح امت کی سربلندی کے عظیم خواب تو دیکھتی ہیں، مگر کفر وباطل کے خلاف صف آرائی ہمیں منظور نہیں۔

ایک طرف سیدنا حسینؓ کے ساتھی ہیں کہ امت کے روشن مستقبل کے لیے دشت کربلا میں منزلوں کے سراغ نمایاں کرتے ہیں اور ہم ہیں کہ کربلا کے ان سرفروشوں کی تاریخ دہرانے والے، اللہ کے گھر کے مکینوں کو لال مسجد میں صلیبیوں کی غلام، پاکستانی فوج کے سامنے بے یارومددگار چھوڑتے ہیں۔ اور پھر سینوں میں صحیفہ پاک محفوظ کیے اپنی معصوم بہنوں، بھائیوں کی پاک اور مقدس لاشوں پر اپنی زہر آلود سیاست چمکاتے اور انسانی حقوق کے راگ الاپتے ہیں۔

بنو عقیل کے نوجوانوں نے تو جان ہار کر اپنے عم زاد کو عزت بخشی اور ہم ہیں کہ نبی ﷺ کے عم زادوں اور امت کی بیٹیوں کو کفر والحاد کے ہاتھوں بیچ کر، کیوبا، ابوغریب اور گوانتاناموبے کی بھٹیوں کی نظر کرکے بے غیرتی وبے حمیتی، پستی اور رذالت کی آخری حدوں کو پار کر چکے ہیں۔ (العیاذ باللہ)

مادر پدر آزاد ذرائع ابلاغ کی جھوٹی کہانیوں کو سن کر، مجاہدین کے خلاف اپنے زہر آلود تبصروں سے "خدمتِ کفر والحاد" کا قبیح کام دن اور رات جاری ہے۔

نبیوں کی سر زمین کے فلسطینی بے یارومدد گار ہیں، صہیونی ہمارے بزرگوں، بچوں پر بم برساتے ہیں، ہماری ماؤں اور بہنوں کی عفت وعصمت محفوظ نہیں اور ہم اپنی کیریئر پلاننگ میں بدمست ہیں۔

کشمیر جسے کبھی ہمارے بڑے اپنی شہ رگ کہتے، اس کیلیے جہاد، جہاد الاپتے اور امت کے نوجوانوں کو اس میں جانیں کھپانے کا کہتے نہ تھکتے تھے آج لاکھوں مسلمانوں کے خون اور سینکڑوں مخلص مجاہدین کی شہادتوں کے بعد ان بڑوں کی زبانیں گنگ ہوگئی ہیں۔

صلیبی افواج، عراق کو لہولہو کرنے اور اپنے ناپاک پنجے گاڑھنے میں سرگرداں ہیں اور اللہ اور اس رسول ﷺ سے بے نیاز امت مسلمہ، جاگتی آنکھوں نجانے کون سے سہانے خوابوں کو دیکھنے میں غلطاں ہیں۔

تمام عالم کفر اپنے ناپاک عزائم لیے اپنی ناجائز افواج کیساتھ، امارت اسلامی افغانستان پر ہر ہر روز حملہ کر کے امت محمد ﷺ کے وسائل پر قابض ہونے اور باطل ادیان کو تقویت پہنچانا چاہتا ہے اورامت کے نوجوانوں کو ناچنے تھرکنے سے فرصت نہیں۔

خطۂ خراسان (قبائل) میں، اپنی طاقت کے نشے میں بدمست (نام نہاد اسلامی) پاکستانی فوج، مجاہدین مخلصین (کہ جو اُمت کے روشن کل کے لیے اپنا آج لٹارہے ہیں) کے مدمقابل آکر اپنے صلیبی خداؤں کی سجدہ ریزی کا حق ادا کر رہی ہے۔(رسول اکرم کے فرمان کا مفہوم ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو نقصان پہنچانے کے لیے کوئی چیز سامنے کرتا ہے تو اللہ اور اس کے ملائکہ اس پر لعنتیں بھیجتے ہیں۔ سو لعنت ہو ایسی فوج کے ہر ہر سپاہی پر)۔

لیکن اس سب کے باوجود، میرے اللہ کی نصرت اور تائید غیبی سے ان سارے محاذوں پر اور ساری دنیا پر غلبۂ اسلام ہو کر ہی رہنا ہے، نجس صلیبی، صہیونی اور مشرکین قومیں اپنے آقاؤں اور مددگاروں (نام نہاد مسلمان، مرتدین اور منافقین) کے ساتھ، حقیر اور رذیل بن کر سرفروش مجاہدینِ اسلام کے پاؤں کی خاک چھوئیں گی (ان شاء اللہ)۔

پس اے اللہ کے بندو! اس سارے عمل میں ہم سب کو اپنے کردار کا تعین کرنا ہے۔ اگر تو یہ طے کر لیا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے باغیوں کی روش اختیار کر کے دنیا میں ذلت و رسوائی کا راستہ چننا ہے اور آخرت میں

نمرودوں،شدادوں اور فرعونوں کے ساتھ جہنم کی آگ کے لیے ایندھن مہیا کرنا ہے تو انتظار کرو کہ اللہ کا فیصلہ آیا ہی چاہتا ہے۔

اور اگر ایسا نہیں ہے اور یقینا ایسا نہیں ہے تو پھر...

اسوۂ حسینؓ کو نشان منزل بناتے ہوئے،طواغیت کا انکار کیجیے اور مخلص مجاہدین اسلام کے ہمرکاب بن جایئے،اپنی جانوں کیساتھ،اپنے اموال کیساتھ۔

سنتِ انس بن نضرؓ کی صورت،ستر ماؤں سے محبوب و محب اپنے پیارے اللہ کی رضا اور اس کی جنت کے حصول کے لیے اپنے نام نہاد کیریئر کی قربانی دیجیے۔

صحراؤں اور برفیلی چٹانوں میں لڑنے والوں کو تنہا کرنے کی بجائے ان کے ساتھ قدم قدم،شانہ بشانہ ہمراہی بنیے...

اُس دن کے لیے
جس دن کی تھکن
لفظوں میں نہ بولی جائے گی!
اُس شب کے لیے
جس شب کی سحر
مرنے سے نہ پہلے آئے گی!
اور موت تو خود مر جائے گی
اُس صبح کے لیے
جس صبح کی مہک
پھولوں میں نہ تولی جائے گی!
اُس مے کے لیے
جس مے کی مُہر

دعووں سے نہ کھولی جائے گی!

اس مے کے لیے، کچھ دام بھرو!

اس شب کے لیے، بے نام رہو!

اُس صبح کے لیے کچھ کام کرو

ہر صبح جیو

ہر شام مرو

فقط!

اپنا سب کچھ "اعلائے کلمۃ اللہ" کے لیے، محض اسی کی رضا کے لیے!

◆◆◆◆◆◆◆

خونِ صحابہؓ ہی سے چودہ صدیوں کی پھلواری ہے

-اداریہ: جنوری ۲۰۰۹ء

اسلام کا وہ پودا جو آج محض اللہ ہی کی نصرت سے ہرے بھرے تناور درخت کی صورت میں ہمارے سامنے ہے اس کی آبیاری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے مبارک خون سے کی اسی لیے تو آج اس کی جڑیں اس قدر مضبوط ہیں کہ کفر و طاغوت کے جھکڑوں اور طوفانوں میں بھی پوری آب و تاب کے ساتھ اپنی بنیادوں پر کھڑا ہے... ''اور یہ کھیتی اپنے کاشت کرنے والوں کے دلوں کو خوش کر رہی ہے اور کفار کے دلوں کے لیے غیض و غضب کا سامان ہے'' کی کیفیت پیش کر رہا ہے۔ طائف کی وادیوں اور اُحد کے ریگستانوں میں اس کائنات کے سب سے مقدس و محترم خون نے اسلام کی بنیادوں کو استحکام بخشا۔

اسلامی کیلنڈر کے پہلے ماہ' محرم سے بارہویں ماہ' ذوالحجہ تک پوری داستان ہی خون کی داستان ہے۔ یکم محرم کو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مبارک خون نے شجرِ اسلام کو سیر اب کیا۔ دس محرم کو حُسینی قافلہ سر کٹوا کر سر فراز ہوا، ہر ماہ اور ہر دن اسی داستان کا امین ہے بقول استاد المجاہدین عبد اللہ عزامؒ شہید ''قرنِ اول کی پوری نسل اسلام کے لیے کٹ گئی اور اسلام کی بنیادوں میں اُن کی ہڈیاں، اینٹوں کی جگہ اور ان کا خون گارے کی جگہ استعمال ہوئے''۔

یہ ملتِ احمدِ مرسلؐ ہے اک ذوقِ شہادت کی وارث
اس گھرانے نے ہمیشہ مردوں کو سولی کے لیے تیار کیا

اسلام اور کفر میں بنیادی امتیاز ہی یہ ہے کہ اسلام میں اپنے آپ کو اللہ کے راستے میں قربان کرنے والا مطلوبِ حقیقی پا جاتا ہے اور وہ ہمیشہ کے لیے کامیاب ٹھہرتا ہے، دین والوں کی نظر میں اس کا خاندان عزت والا ٹھہرتا ہے، مجاہدین اس خون سے جذبہ حاصل کرتے ہیں اور اس خون کا ایک ایک قطرہ کئی مردہ دلوں کو جِلا بخش کر معرکۂ حق و باطل میں برسرِ پیکار کرنے کا اعزاز پاتا ہے۔ جبکہ کفر میں جان گنوانے والا رہتی دنیا کے لیے 'خسر الدنیا والآخرۃ' کی تصویر بن جاتا ہے کیونکہ وہ اس عارضی زندگی کے لیے ہی تو سب کچھ کر رہا تھا جب یہ ہی نہ رہی تو سب کچھ لٹ گیا، وہ پیچھے رہ جانے والوں کے لیے نشانِ عبرت قرار پاتا ہے، اُس کی صف میں شامل سپاہی فرار اور جان بچانے کی راہیں تلاش کرتے ہیں۔ جبکہ اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا تو مخلص اور بے لوث ہوتا ہے اور عملاً یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ

مجھے خاک میں ملا کر مری خاک بھی اُڑا دو
جو تجھ پہ مٹ چکا ہے اسے کیا غرض نشاں سے

اس کے برعکس کفار تو قتل ہونے کو نقصان اور ناکامی قرار دیتے ہیں حقیقت میں ہے بھی تو یہ اُن کے لیے ناکامی ہی ہے۔ ایک صلیبی مفکر کے الفاظ میں "دنیا میں ہر چیز کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے کہ ٹیکنالوجی کے مقابلے میں ٹیکنالوجی اور انسان کے مقابلے میں انسان، لیکن اس انسان کا مقابلہ ناممکن ہے جو خود مرنے کی آرزو اور چاہت رکھتا ہو۔"

آج کا عالمِ کفر بھرپور ٹیکنالوجی سے مسلح ہو کر اسلام کو مٹانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ صلیبیوں کے سردار بش کے بقول "دنیا کے نوے ممالک دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ہمارے ساتھ ہیں"۔ تاریخ انسانی کا سب سے بڑا کفری اتحاد صلیب کے غلبے اور اسلام کو ختم کرنے کے لیے وجود میں آچکا ہے اس میں صلیبی بھی اور مسلم معاشروں کے مرتد حکمران اپنی افواج اور نظاموں سمیت مکمل طور پر صلیبیوں کے پرچم تلے کھڑے ہیں دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ اس 'صلیبی جنگ' میں ان کے معاون و مددگار ہیں۔ اس سب کے باوجود صرف اور صرف اللہ کی مدد اور نصرت کے سہارے مٹھی بھر مجاہدین پوری امت مسلمہ کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ طُرفہ تماشا یہ ہے کہ یہ مخلصین طاغوت کے سامنے سینہ سپر بھی ہے اور اپنوں کے دشنام بھی سہہ رہے ہیں لیکن ایک ایسی طاقت اور قوت کے سہارے کھڑے ہیں جو اگر ساتھ ہو تو ساری کائنات مل کر بھی بال بیکا نہیں کر سکتی یہ بات 'قادرِ مطلق' پر ایمان رکھنے والے ہی سمجھ سکتے ہیں وگرنہ عقل کے پیروکار اور ٹیکنالوجی کے بت کے پُجاری تو اکیسویں صدی میں ایسی باتوں کو

’دیوانے کی بڑ‘ ہی قرار دیتے ہیں۔ کوئی قدردان ہوتا تو آج ان نوجوان کے پیر دھو دھو پیتا۔ ان ماؤں کو سلام کرتا جو اُمت کو آج بھی ایسے بچے جن کر دیتی ہیں، کہ جو ایمان اور توحید کی شمعیں روشن کرنے کے لیے اس قحط الرجال کے دور میں اپنا خون پیش کریں !!! پورا جہان ان کے مقابلے پر ہے۔ ٹیکنالوجی کا زور لگ گیا ہے۔ دنیا کا کوئی سہارا ان ’پہاڑوں کی چٹانوں پر‘ نشیمن ڈال رکھنے والے، وسائل سے تہی دامن شیروں کے حق میں باقی نہیں رہا مگر یہ اللہ کا سہارا لے کر کھڑے ہیں !!! پوری دنیا مل جانے کو ہے مگر یہ ملنے کا نام نہیں لیتے !!! چند ناتواں بازو ہی تو ہیں کہ جن کے دم سے پوری اُمت آج بھی اپنا سر فخر سے اونچا رکھ سکتی ہیں !...... مگر ان کو ’قدردانوں‘ کی کیا طلب !؟ ان کی قدر ہو تو عرش پر !!!

امت مسلمہ کے ایک ایک فرد کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس معرکے کو اچھی طرح سمجھ لے جو پورا عالمِ طاغوت ’دہشت گردی کے خلاف جنگ‘ (صلیبی جنگ) کے عنوان سے ہمارے خلاف لڑ رہا ہے اور جس میں دفاعِ امت کے لیے بہت کم لوگ ابھی شریک ہیں بلکہ بہت کم لوگ اس سے حقیقی طور سے واقف ہیں جبکہ یہ معرکہ فیصلہ کن موڑ پر پہنچ رہا ہے۔

◆◆◆◆◆◆◆

بتاؤ تم کس کا ساتھ دو گے؟

-اداریہ: فروری ۲۰۰۹

آج امتِ مسلمہ واضح طور پر دو گروہوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ایک طرف امت کی گردنوں پر بھاری بوجھ کی صورت میں مسلط حکمران اور ان کے اعوان وانصار ہیں، انہی کی صف میں وہ ملحد و زندیق افراد اور گروہ بھی ہیں جو کلمہ تو اسلام کا پڑھتے ہیں مگر دم غیروں کا بھرتے ہیں، دنیا انہیں 'سیکولر' کے نام سے جانتی ہے۔اسی صف میں مذہبی چغے میں ملبوس کچھ لوگ بھی کھڑے ہیں جو جمہوریت اور دستوری ریاست کو اسلامی جواز فراہم کر کے کفر کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ 'ہم وہ نہیں جن سے تمہیں خطرہ ہے۔جو مجاہدین پر زبانِ طعن دراز کر کے کفر کو اس کا حمایتی ہونے کی یقین دہانی کراتے ہیں۔بامیان میں بتوں کو گرانے سے لے کر سی ڈیز کی دکانوں کو اُڑانے تک 'نہی عن المنکر بالید' کے ان مظاہر سے ان کا دم گھٹتا ہے، اپنی اولاد کو مغرب کے رنگ میں رنگنے اور اسی کی زلف کا اسیر بنانے کے بعد وہ سیکولر نظامِ تعلیم کے اس قدر دالدادہ ہو گئے ہیں کہ سکولوں کی بندش پر مرے جاتے ہیں اور اس سے انہیں کوئی سروکار نہیں کہ وہ سکول چاہے ظالم فوج کے کیمپ ہی کیوں نہ ہوں جن میں بیٹھ کر وہ مسلمانوں پر گولہ باری کرتے ہیں۔

دوسری طرف وہ جانباز اور سربکف مجاہدین اور ان کے اعوان وانصار ہیں جو ساری دنیائے کفر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر 'ربنا اللہ' (ہمارا رب صرف اللہ ہے) کا اعلان کرتے ہیں۔

پہلے گروہ کی بنیادی صفات 'کفار سے مرعوب ہونا، اُن کی ٹیکنالوجی، عسکری ومادی طاقت کو ناقابلِ شکست تسلیم کرنا، مساواتِ انسانی کے عقیدے کے تحت اُن کو مسلمانوں کے برابر کا انسان سمجھ کر اُن سے تعامل کرنا، اُن کی کفریہ اصطلاحاتِ انسانی حقوق، مساوات و رواداری کو بنیاد بنا کر اُن سے مکالمے کرنا جبکہ ان کے غلیظ ہاتھ امتِ مسلمہ کے پاکیزہ لہو سے رنگین ہیں۔ دنیا میں ہر طرح کی عزت و ذلت، کامیابی و ناکامی اور خیر و شر کا مالک، کافر ممالک کے حکمرانوں کو سمجھنا اور اُن کی غلامی کرتے ہوئے مجاہدین اسلام کے خلاف ہر طرح کی خدمت بجالانا۔ کفار کے 'تالوں' اور 'سُروں' پر جہاد کو دہشت گردی قرار دیتے ہوئے دامے، درمے، قدمے اور سخنے اس عظیم عبادت کی بیخ کنی کی کوشش کرنا، اس گروہ کے امتیازی اوصافِ مذمومہ ہیں۔ دنیا بھر کے وسائل، افواج، ذرائع ابلاغ اس گروہ کے قبضہ میں ہیں۔

اس سب کے باوجود وہ محض اللہ کی نصرت کے سہارے عراق میں مجاہدین کے ہاتھوں ذلت و رسوائی سے دوچار ہو چکا ہے چاہے وہ دنیا کے سامنے اس ذلت کو حکمت کے پردوں میں چھپانا چاہے وہ بہر حال آشکارا ہو کر ہی رہے گی اور فلسطین میں بھی اس کفر کی دُم پر پاؤں آنے کے بعد اُس نے میزائلوں سے ایمان اور عقیدے کو ختم کرنے کی سعیٔ لاحاصل کی، افغانستان میں خود کفار کے بیانات اور رپورٹس اس بارت پر دلالت کرتی ہیں کہ وہ اللہ کے قہر کا شکار ہو چکے ہیں۔ تیس ہزار مزید فوج بلانا اور خُراسان کے آزاد قبائل کو ہدف بنانا اسی بات کی غمّازی کرتا ہے۔ جب کہ جہاد فی سبیل اللہ کرنے والا لشکر ہر ملامت کرنے والے کی ملامت سے بے نیاز کفر کی ٹیکنالوجی کو تارِ عنکبوت (مکڑی کے جالے) سے بھی کمتر سمجھتا ہے۔ جب ہی تو قادرِ مطلق نے نو گیارہ (گیارہ ستمبر) کو انہی کے ہاتھوں سے کفار کی شان و شوکت کے مظہر، کوٹھے (ورلڈ ٹریڈ سنٹر) ریزہ ریزہ کرا دیے۔ یہ مجاہدین، کفار کو مسلمانوں کے برابر سمجھنا تو کجا، انہیں بندر، خنزیر اور کتے سے بھی حقیر سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ان کا مالک کہتا ہے اولئك كالانعام بل هم اضل (یہ جانور ہیں بلکہ اُن سے بھی بدتر)۔

یہ مجاہدین فی سبیل اللہ کفر' کی بنائی ہوئی جغرافیائی حد بندیوں اور کفریہ سرمایہ دارانہ نظام کی محافظ دستوری ریاستوں کو بھی پیروں تلے روندتے ہوئے اعلان کرتے ہیں کہ 'ہر ملک ملک ما است کہ ملکِ خدائے ما است' اور وہ پوری دنیا میں شریعتِ محمدی ﷺ کو غالب اور بالادست کرنے کے لیے جہاد کر رہے ہیں۔ یہ گروہِ مجاہدین، وسائل سے تہی دامن

ہے اور افراد سے بھی تہی داماں۔ اُمت نے بہت کم گراں مایہ ہیرے اس گروہ کی جھولی میں ڈالے ہیں جو پوری امت کی بقا اور سرفرازی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ ساری دنیا کی زمین ان پر تنگ کر دی گئی ہے۔ غیر تو غیر' اپنے بھی بیگانے ہو گئے ہیں۔ مصائب و مشکلات کے پہاڑ ہیں جو ان پر ٹوٹ رہے ہیں۔ آج بلادِ اسلامیہ سمیت دنیا بھر کی جیلیں انہی کے وجودِ مسعود سے آباد ہیں۔ لیکن یہ بھی ازلی حقیقت ہے کہ حق والے تعداد میں تھوڑے ہی ہوتے ہیں اور وسائل سے بے پرواہ اور مصائب و آزمائش کی بھٹی سے گزار کر ہی اُن کا مالک انہیں کندن بناتا ہے۔ آخر کو انہی نے تو پوری دنیا میں اُس کا کلمہ سربلند کرنے کی اہم ذمہ داری کو نبھانا ہے۔ اور پھر مقصودِ حقیقی' اپنے محبوب کے چہرے کی زیارت اور اُس کی رضا کا حصول اور جنت کے ابدی انعامات یہ سب کچھ اتنے سستے تو نہیں۔ چند روزہ حقیر زندگی کی ان انعامات کے بدلے کچھ قدر و قیمت نہیں۔ اللہ کے ان بندوں کو تو صرف اور صرف اللہ ہی کی قوت اور طاقت کا سہارا ہوتا ہے اور یقیناً اللہ کی طاقت ہی تمام طاقتوں سے بڑھ کر ہے۔ کفر و اسلام کی اس جنگ میں اُمت کی اکثریت، معرکے سے دور بیٹھے تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے۔ انہیں اب اس معرکے کو سمجھ کر یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ حزب اللہ اور حزب الشیطان میں سے کس کا ساتھ دیں گے؟

◆◆◆◆◆◆◆

اللہ کے لیے لڑنے والے، اللہ کی زمیں پر چھائیں گے

-اداریہ: اپریل ۲۰۰۹ء

تمام تر بزرگی اور برتری اللہ الہ العالمین کو ہی لائق اور سزاوار ہے کہ جو کائنات کے تمام معاملات کو بلاشرکتِ غیرے چلانے والے ہیں۔ اس قدر درود و سلام اللہ کے رسول صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے لیے جتنا کہ اللہ رب کائنات کو پسند ہے، کہ جن کو دنیا میں مبعوث ہی فقت اس لیے کیا گیا کہ وہ (باذن اللہ) دنیا سے جاہلیت کی بنیاد پر استوار کفری اور طاغوتی نظام کا خاتمہ کریں اور چہار سو 'کلمتہ اللہ ھی العلیاء' کا پرچار کریں۔ اللہ رب العالمین کی بیش بہا نعمتوں اور رحمتوں کی حق دار ٹھہریں وہ انمول ہستیاں، جنہوں نے سربلندئ اسلام کے لیے حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے حکم پر اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ اللہ کے جود و کرم کے مستحق رہیں وہ علمائے حق کہ جو حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے بعد اسلام کے شجرِ طیبہ کو اپنے خون سے سیراب کرتے ہیں۔ اللہ الہ العالمین کی مدد و نصرت ہو ان مجاہدین اسلام کے لیے کہ جو ہر دور میں اپنے سروں پہ کفن باندھ کر وقت کے ابوجہلوں کے خلاف سینہ سپر رہ کر امت کو عزت و غیرت سے جینے اور مرنے کے ڈھنگ سکھلاتے ہیں اور جو اپنا خونِ جگر جلا کر ٹھٹھرتی سہمی امت مسلمہ کو حرارت بخشتے ہیں۔ اور ذلت و پستی مقدر ہو ہر اس فرد اور گروہ کا، جو اسلام اور مجاہدین اسلام کے خلاف سازشوں اور مکروہ دھندوں میں مصروف ہے۔

حضرت سلمہ بن نفیل الکندیؓ سے روایت ہے کہ میں رسول مہربان صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس بیٹھا تھا تو ایک آدمی یوں گویا ہوا کہ اللہ کے رسول صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! لوگوں نے گھوڑے چھوڑ دیے ہیں اور اسلحے رکھ دیے ہیں کہ اب کوئی جہاد نہیں ہے اور جنگ نے اپنے اوزار رکھ دیے ہیں، اس پر رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

"لوگ جھوٹ بولتے ہیں ابھی تو لڑائی کا وقت آیا ہے اور میری امت میں ایک گروہ ایسا ضرور ہو گا جو حق پر لڑائی کرتا رہے گا، اللہ تعالیٰ قوموں کے دل اس کی طرف موڑ دیں گے اور انہیں سے اس گروہ کو رزق ملے گا یہاں تک کہ قیامت برپا ہو جائے گی اور اللہ کا وعدہ آجائے گا"۔

آج دنیا بھر میں مجاہدین فی سبیل اللہ، رسول صادق ﷺ کی بشارتوں کے مصداق، خلافت علی منہاج النبوۃ کے لیے میدان عمل میں ہیں اور دنیا کا کفر اُن سے خوف زدہ ہے (حقیقتاً کفر کو جو بھی خطرہ ہے انہیں مجاہدین مخلصین سے ہے)۔ دنیا بھر کا کفر متحد ہو کر اپنی مکروہ ترکیبوں، چالوں اور ہتھکنڈوں سے ان مجاہدین کو نیچا دکھانا چاہتا ہے۔ ان مجاہدین مخلصین پر اٹھنے والوں ہاتھوں میں کفر کے ساتھ ساتھ غدارانِ اسلام (جو کہ اسلام کا لبادہ اوڑھے ہیں) بھی شامل ہیں۔ ۵۷ مسلم ممالک کے منافق حکمران اور ان کی نام نہاد مسلم فوجیں (جو شاہ سے زیادہ شاہ کی وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے اللہ رب العزت کے بجائے اپنے صلیبی خداؤں کے آگے سجدہ ریز ہیں) اور ان کا ساتھ دینے میں (بظاہر امتی اور ہمدرد لیکن اندرونِ خانہ کفر کے کاسہ لیس) نام نہاد علماء بھی پیش پیش ہیں۔ ان علمائے سو کو کفار اور ان کے ساتھی انتہائی معصوم نظر آتے ہیں، لیکن پیٹ کے ان بندوں کو وہ معصوم بچے نظر نہیں آتے کہ جو ٹینکوں اور توپوں کی گھن گرج میں مدد کے لیے پکار رہے ہیں، جو صلیبیوں کے آئے روز ہونے والے میزائل حملوں کی صورت یتیم ہو رہے ہیں، وہ بوڑھے بھی ان کی حرص وہوس میں اندھی آنکھوں سے دور ہیں جن کے بڑھاپے کا سہارا ان کے جوانِ رعنا، ان کی آنکھوں کے سامنے انہی نام نہاد مسلم ممالک سے اپنے ہی مسکنوں سے اٹھا لیے جاتے ہیں۔ اوروں سے زیادہ اپنوں کے نشتر سہتے 'نامساعد حالات میں مجاہدین اپنے مالکِ حقیقی کی خوشنودی اور اس کے وجہِ کریم کی جستجو میں سچی لگن کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ تھائی لینڈ میں روہنگیا اور فلپائن میں مورو، قبرص میں ترک اور سرزمینِ ایمان و حکمت 'یمن' میں فدایان، مغرب اسلامی (الجزائر) میں شہیدی جواں اور ارضِ ہجرت و جہاد صومالیہ میں سیدنا بلالؓ کے ورثاء، ارض مقدس فلسطین میں مجاہدین فی سبیل اللہ اور جزائرِ عرب میں اسلام پر اپنا سب کچھ نچھاور کرنے والے قابلِ تقلید سرفروش، دولت اسلامیہ عراق[2] کے مجاہدین مخلصین ہوں اور امارت اسلامیہ

---

[2] یہاں عراق کے مجاہدینِ مخلصین مراد ہیں جو شیخ ابو عمر بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی زیرِ قیادت، امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے زیرِ امارت برسرِ جہاد تھے۔ شیخ ابو عمر بغدادی کی شہادت کے بعد دولتِ اسلامیہ عراق کے وابستگان میں فتنہ پھیلنا شروع ہوا جو افسوس ناک طور پر

افغانستان کے سخت جاں، جان ہتھیلی پہ لیے پاکستان میں نوجوان اسلام اور قبائل کے غیور اور مہمان نواز مسلمان، وسطی ایشیا میں شیشانی اور ازبک جانباز ہر طرف امام مہدی کے حواری (ملامت کرنے والوں کی ملامت سے بے نیاز) تیز تر گامزن ہیں۔

مجاہدین فی سبیل اللہ کی یہ پیش رفت (جس نے دنیائے کفر اور اس کے کاسہ لیسوں کی راتوں کی نیند اُڑادی ہے) امت محمد کے وفاداروں کو یہی پیغام دیتی ہے کہ دنیا کی عیش کے بجائے آخرت کی ہمیشہ رہنے والی عیش اور بھلائی کا انتخاب کریں۔ پیارے رسول ﷺ کے ساتھیوں کی صورت انصار و مہاجر بنتے ہوئے، اسلام کے ان سچے جانثاروں کے مبارک نقوش پا کو مشعل راہ بناتے ہوئے کفار اور ان کے حواریوں کی سرکوبی کا سفر اختیار کرو۔ حرمتِ رسول ﷺ پر کٹ مرنے کے اپنے دعووں کو گستاخ صلیبیوں، صہیونیوں اور مشرکین کی موت بن کر سچا ثابت کرو کہ اب باتوں اور دعووں کا نہیں، عمل کا وقت ہے!

کچھ وقت و ہنر کچھ خونِ جگر، ان راہوں میں قربان تو ہو
تا وقتِ نزولِ عیسیٰؑ ہم، اس لشکر میں مل جائیں گے
اللّٰهم انصر المجاهدين واجعلنا منهم (آمين يا رب العالمين)

◆◆◆◆◆◆◆

بعد ازاں 'داعش' کی صورت میں، مثلِ خوارج ابو بکر بغدادی نامی شخص کی قیادت میں ظاہر ہوا، بلاشبہ اہلِ جہاد اس طرح کے لوگوں سے بَری ہیں۔ (مرتّب)

وہ سبھی اس صنم خانے کے پجاری ہیں

-اداریہ: جون ۲۰۰۹ء

اہل ایمان اور اہل کفر کے درمیان جنگ دنیا بھر میں پوری آب و تاب کے ساتھ چھڑ چکی ہے اور حتمی طور پر ''کفر کا جانا ٹھہر گیا، صبح گیا کہ شام گیا'' کی کیفیت پیدا ہو چکی ہے۔

ان آٹھ سالوں میں عالمِ کفر نے مسلسل اس بات کی کوشش کی ہے کہ حق کو دھندلایا جائے۔ کبھی ''انڈیا کے ایجنٹ'' کا پروپیگنڈا کیا، کبھی اسلام کے ''متشددانہ ایڈیشن'' کا واویلا اور کبھی فحاشی اور عریانی کی وکالت کروائی گئی کہ ''ان کو سختی سے روکنا اسلام کا اصل چہرہ مسخ کرنے کے مترادف ہے''۔

اللہ کے ایک درویش بندے نے کفر اور اس کے تمام تر اداروں، پارلیمنٹ، عدلیہ اور فوج کو بت اور جمہوریت کو کفر قرار دیا تو ایک طوفانِ طاغوتی اس کے درپے ہو گیا۔ ہر قسم کی تقسیم ختم ہو گئی۔ جمہوریت اور اس کے اداروں پر ایمان رکھنے والے مذہبی اور غیر مذہبی سبھی گویا ادھار کھائے بیٹھے ہوں۔

عالمی کفریہ صلیبی اتحاد اور ان کے مرتد کاسہ لیس تو جمہوری نظام کو زمین بوس ہونے سے بچانے کے لیے اپنا تن من دھن لگائے ہی ہوئے ہیں اور انہوں نے اپنے تنخواہ دار میڈیا کو بھی اس اہم 'ڈیوٹی' پر لگا رکھا ہے جبکہ سول سوسائٹی اور این جی اوز کی نیلی پیلی پریاں 'مظاہریاں' کر رہی ہیں کہ شریعت آ گئی تو ہمارے ہر برتن میں منہ مارنے پر پابندی عائد ہو جائے گی۔ میدان سے مفرور ایک سیاسی بہروپیا، طالبانی شریعت اور طالبان کے خلاف روز منہ سے جھاگ

اڑاتا ہے۔ آستانوں اور مقبروں کے مالِ حرام پر پلنے والے طفیلیے بھی مشائخ کانفرنسیں کر کے طاغوت کے ساتھ ہمیشہ کی طرح اظہارِ بندگی کر رہے ہیں اور سوات میں فوجی کارروائی کو جہاد قرار دے رہیں ہیں۔ رافضیت کی باسی کڑھی میں بھی ابال آیا ہوا ہے اور ہمیشہ کی طرح اب بھی اپنے خبثِ باطن کو چھپانے میں ناکام ہے۔ قدیم کمیونسٹ بھی برس رہے ہیں اور حالیہ روشن خیال بھی دھواں دھواں ہو رہے ہیں اور تو اور 'مذہبی سیاست دان' بھی جمہوریت کے دفاع میں 'مناظروں' کا چیلنج دے رہے ہیں۔ 'ن' اور 'پی پی' کا تو کیا کہنا، ایک سے بڑھ کر ایک شاہ کے وفادار بندوں میں شامل ہونے کو کوشاں ہیں۔

بت کدۂ جمہوریت کے سبھی پجاری اس دکھ میں ہلکان ہو رہے ہیں کہ اگر اس مقدس گائے پر سنگ باری شروع ہو گئی تو پھر یہ نظام ہر جگہ ہی پٹ جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ عالمی نظامِ کفر گزشتہ کئی عرصے سے اس بات کے لیے کوشاں ہے کہ عالمی طور پر بھی اور ریاستوں کی سطح پر بھی اس نظامِ طاغوت کی ناکامی کا تاثر کسی طور نہ ابھرے اور نہ ہی عام ہو۔ اگر یہ بات زبان زدِ عام ہو گئی تو پھر اس نظام کی ساکھ بچانا ممکن نہیں ہو سکے گا۔

شریعت کے اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ سامنے آنے میں جہاں عالمی کفر اور اس کے مقامی گماشتے مانع ہیں وہیں "مذہبی جمہوریے" بھی اس کھیل میں پوری طرح شریک ہیں اور وہ کسی طور پر بھی حق کا اصل چہرہ واضح ہونے کے متحمل نہیں ہو سکتے کہ اس سے ان کی دکانداری ختم ہو جائے گی۔ اس لیے وہ مسلسل اس بات کی جگالی کرتے ہیں کہ "طالبان اصل میں ردِ عمل ہیں۔ اگر امریکہ اس خطے سے چلا جائے تو یہ خود بخود ختم ہو جائیں گے"۔ کہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ "نظام کو خرابیوں سے پاک کیا جائے وگرنہ طالبان آجائیں گے"۔ ان تمام باتوں میں وہ عالمی طاغوت کے سامنے اپنے آپ کو متبادل کے طور پر بھی پیش کر رہے ہوتے ہیں کہ اگر اس نظام کی بقا عزیز ہے تو ہماری باری لگاؤ وگرنہ "وہ" آجائیں گے جو نظامِ باطل کی بساط ہی لپیٹ ڈالیں گے۔ طاغوت کی نگاہ میں "اچھے لوگ" وہ ہیں جو اس نظام میں شامل ہو کر نظام کی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں، اس نظام کی خرابیوں پر تنقید کرتے ہیں کیونکہ اس نظام کو اپنی ساکھ بحال رکھنے کے لیے 'حزبِ اختلاف' کی ضرورت ہوتی ہے اور آدابِ جمہوریت کو ملحوظ رکھ کر اختلاف کرنے کی تو باقاعدہ تنخواہ دی جاتی ہے۔

ہیلری بھی افغانستان میں 'اچھے طالبان' تلاش کر رہی ہے جو اس کے نظام میں شامل (Install) ہو کر اصلاح کریں اور ان کے نظام کو برتر و اعلیٰ مان کر اس کے تابع رہنا قبول کریں۔ اس وقت یہ بات خود سمجھنے اور سبھی 'یارانِ نکتہ داں' کو سمجھانے کی ہے کہ عالمی کفریہ نظام جس اسلام سے خائف ہے وہ اس نظام اور اس کے تمام اداروں کو کفر بیان کرتا ہے۔ اس طرح یہ طاغوتی نظام ان تمام افراد اور گروہوں کو یکساں طور پر اپنا دشمن سمجھتا ہے جو اس کے نظام کے ہر جزو اور کُل کو رد کرتے ہیں۔

دریں حالات اہلِ ایمان کی اولین ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ افراد اور اداروں کو رد کرنے کی بجائے پورے نظام اور اس کے کفر کو بیان کریں۔ لکھنے والوں کو یہ موضوع دعوتِ تحریر دے رہا ہے اور بولنے والوں کو دعوتِ تقریر! شریعت کو بغیر کسی لاگ لپٹ کے اصل صورت میں بیان کیا جائے کیونکہ اصل موضوع یہی ہے کہ جہاد کے ذریعے عالمی طاغوتی نظام اپنے کُل میں بھی اور اس کی تمام تر اکائیاں بھی بکھرنے، ٹوٹنے اور ختم ہونے کو ہیں۔ اب شریعت ہی انسانیت کے درد کا درماں بننے کو ہے، بات کا بھی یہی موضوع ہے اور عمل کا بھی!

◆◆◆◆◆◆◆

عدو سے آگہی رکھنا مجاہد کی بصیرت ہے

-اداریہ: جولائی ۲۰۰۹ء

اسلام اور کفر کی روزِاوّل سے جاری عالمگیر کشمکش آج بھی بپا ہے۔ اللہ کے بندوں اور طاغوت کے کارندوں کے مابین قیامت تک جاری رہنے والے اس معرکے کی وجہ یہ ہے کہ اسلام اور کفر میں کبھی بھی اور کوئی بھی مماثلت نہیں ہے لہٰذا قدم قدم اور کو بہ کو ان کا تصادم اور ٹکراؤ یقینی ہے۔ روز ازل سے روز حساب تک جاری رہنے والا خیر وشر کا یہ معرکہ موجودہ عالمی تحریک جہاد میں ایک پہلو سے نمایاں ہوتا چلا جارہا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مدد ونصرت کی بدولت آج کفر واسلام کی صفیں واضح طور پر الگ اور جُدا ہوتی جارہی ہیں اور اہل نظر اپنی آنکھوں سے' مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سچ ثابت ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا:

''عنقریب لوگ دو خیموں میں بٹ جائیں گے، ایک ایمان کا خیمہ جس میں نفاق کا شائبہ بھی نہ ہوگا اور دوسرا منافقت کا خیمہ جس میں ایمان کی رتی بھی نہ ہوگی۔''(ابوداؤد، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر الفتن ودلائلها)

بلاشبہ اس مبارک تحریک جہاد کی صورت' امت مسلمہ نے اپنے اوپر مسلط حکمرانوں اور ان کی محافظ اور چاکری پر متعین افواج کے مکروہ چہرے بخوبی پہچان لیے ہیں۔ صلیبی صہیونی قومیں' امت کے غدار حکمرانوں اور ان کی افواج کو اپنا غلام بنا کر امت مسلمہ پر ہر سمت سے حملہ آور ہیں اور ان کے مقابل سرمایۂ امتِ محمد ﷺ مجاہدین اسلام، اللہ کی غیبی تائید ونصرت سے ان رزیل قوموں اور ان کے حواریوں کو ناکوں چنے چبوا رہے ہیں۔ حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کے

پاکیزہ لشکروں کے استقبالی 'مجاہدین اسلام' آج دجالی تہذیب کے محافظ ان صلیبیوں اور ان کی غلام نام نہاد "کلمہ گو" افواج کو ذلت آمیز شکست کی طرف دھکیل رہے ہیں اور کفر اور اس کی چاکری کرنے والے اپنی لاشوں کو سمیٹتے نئے سے نئے حربے اور چالیں چل رہے ہیں تاکہ وہ قریب آتے انجام کو موخر کر سکیں (واللہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون)۔

کفار اور ان کے کاسہ لیس لشکر' اپنی دن بدن واضح ہوتی شکست کو فتح میں بدلنے کے لیے مکمل طور پر "جھوٹ" کا سہارا لے رہے ہیں۔ صاف نظر آتی ذلت آمیز شکست کے بعد یہ کفری لشکر دیوانی اور ہذیانی حرکتیں کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ آئے روز یہ خبر نشر کروائی جاتی ہے کہ نہ جانے کتنے ہی "جنگجوؤں" نے نام نہاد قومی لشکر اور 'پاک' فوج کے سامنے ہتھیار پھینک دیے ہیں۔ سوال اٹھانے والے سوال اٹھاتے ہیں کہ کیا ہتھیار پھینکنے والے ان بے شمار 'جنگجوؤں' میں سے کوئی بھی ایسا نہیں کہ جسے اپنے پیدا کردہ ذرائع ابلاغ کے سامنے لا کر اعتراف کروایا جا سکے؟ عامۃ الناس کو بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا کرنے اور اپنی ناکامیوں کو چھپانے کے لیے 'خوشخبری' سنائی جاتی ہے کہ فلاں بم دھماکے یا 'خود کش' حملے کے 'سرغنہ' کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور اس کی نشاندہی پر باقیوں کی گرفتاری کے لیے چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ حقیقت اس کے برعکس یہ ہوتی ہے کہ اس مبینہ 'سرغنہ' کو اس واقع سے عرصہ پہلے اس کے گھر سے اٹھایا گیا ہوتا ہے جس کی واضح شہادتیں موجود ہوتی ہیں۔ کبھی یہ مژدہ سنایا جاتا ہے کہ بیٹنی قبیلہ نے 'ترکستان' کی قیادت میں طالبان کے خلاف 'جہاد' کا اعلان کر دیا ہے۔ جبکہ اس قبیلے کی حقیقت یہ بتائی جاتی ہے کہ یہ ڈاکوؤں اور لٹیروں کا ایک گروہ ہے اور ترکستان نامی اس 'مجاہد' کے 'ہندستان' نامی بھائی کو دو سال قبل طالبان نے راہزنی کے جرم میں قتل کر کے علاقے کے لوگوں کو سکون و چین کی زندگی فراہم کی تھی۔ مجاہدین کی قیادت کے بارے میں غلط فہمیوں کو جنم دینے کے لیے 'قاری زین الدین' نامی نام نہاد طالبان کمانڈر کو' اپنے تراشے جھوٹ اور کفر و فسق کے علم بردار ذرائع ابلاغ کے ذریعے ہیرو بنایا جاتا ہے۔ مجاہدین اسلام کبھی را کے ایجنٹ ہوتے ہیں، کبھی سی آئی اے اور موساد انھیں امداد دے رہی ہوتی ہے اور کبھی کفر کے تلوے چاٹنے والے ذرائع ابلاغ کے ذریعے انھیں غیر مختون قرار دیا جاتا ہے (لعنۃ اللہ علی الکاذبین)۔

جھوٹ اور کفر و فریب کی ملمع کاری کی ان کہانیوں کو حقیقت کا روپ دینے کے لیے ذرائع ابلاغ کو مکمل طور پر پابند کیا جاتا ہے اور جہاں سے تھوڑی سی بغاوت کی بو محسوس ہو تو وہاں سینہ زوری سے یا ڈالروں کی چمک سے زبانیں گنگ کر دی جاتی ہیں (حال ہی میں ریاستی ایجنسی کی طرف سے میڈیا کے لیے 60 کروڑ روپے کی رقم اسی پس منظر میں مختص کی گئی ہے)۔ ذرائع ابلاغ کی ان پر فریب داستانوں کی مزید لیپا پوتی کا مکروہ فریضہ نام نہاد درباری ملاؤں کو سونپا گیا ہے اور پیٹ کے غلام یہ نام نہاد علما 'کفر کی چاکری میں اپنے آقاؤں کو بھی پیچھا چھوڑ گئے ہیں۔ نبی ﷺ کے ایک فرمان کے مطابق ایسے علما سوء 'اللہ، اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت کے مستحق ہیں اور یہی لوگ نارِ جہنم کا ایندھن ہوں گے (كتاب السنن الواردة في الفتن، ابن حمادؒ)۔

امت کا درد رکھنے والے ہر صاحبِ ایمان سے بس یہی استدعا ہے کہ وہ اضطراب اور غیر جانبداری کی کیفیت سے نکلتے ہوئے اسلام کے ان ابطال کے ہم راہی بنیں اس لیے کہ "غلامی سے بڑھ کر ہے بے یقینی"۔ آیئے ان کے ہم رکاب بنیں! کہ جو پرچمِ اسلام کی سربلندی کے لیے 'غیروں کے ساتھ ساتھ نام نہاد 'اپنوں' سے نبرد آزما ہیں۔ اور بے شک حق کی معرفت 'حق تعالیٰ کی توفیق کے بغیر کیونکر ممکن ہے؟ آیئے! اسی سے رجوع کریں۔

اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنااجتنابه ولا تجعله علينا ملتبسا فنظل، آمین۔

"اے اللہ ہمیں حق کو حق دکھا اور اُس کی اتباع کی توفیق دے اور باطل کو باطل دکھا اور اُس سے بچنے کی توفیق دے اور اس (باطل) کو (حق کے ساتھ) خلط ملط نہ ہونے دے کہ ہم اس کے زیر ہو جائیں، آمین۔"

◆◆◆◆◆◆◆

جب کفر سے دیں کی ٹکر تھی...... تو تم نے کس کا ساتھ دیا

-اداریہ: اگست ۲۰۰۹ء

افغان خبر رساں ادارے ''المارۃ'' کے مطابق افغانستان میں صلیبیوں کو فوجی کمک پہنچانے پر مامور ایساف کے 3 ہیلی کاپٹر ضلع سنگین (ہلمند) میں اس وقت تباہ کر دیے گئے جب وہ کمک لے کر علاقے میں موجود امریکی اڈے پر اترنے والے تھے۔ مجاہدین نے قندھار میں صلیبیوں کا ایک چارٹرڈ طیارے M1-26 کو تباہ کر دیا۔ غزنی میں امریکی F-15 پر زمین سے حملہ کیا گیا۔ دو سمتوں سے مجاہدین نے میزائل فائر کیے، جس سے طیارے میں آگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔ اگرچہ طیارہ اپنے جدید حفاظتی نظام کی وجہ سے فضا میں تباہ نہ ہوا لیکن طیارے کا پائلٹ اسے زمین بوس ہونے سے نہ بچا سکا۔ اتحادی صلیبی فوج کا ترجمان 'سپاوون ہوتک' کہتا ہے کہ 22 جولائی کو افغانستان کے جنوب میں مشرق میں محو پرواز امریکی C-130 پر کندھے سے فائر ہونے والا راکٹ SA-7 فائر کیا گیا جس سے طیارے کو جزوی نقصان پہنچا۔

گذشتہ 20 دنوں کے دوران صلیبی صہیونی لشکر کے 3 جہازوں سمیت 5 ہیلی کاپٹروں کے تباہ کیے جانے کی اطلاعات ہیں۔ صلیبی لشکر کی طرف سے ہلمند میں اپنی کمین گاہوں کو محفوظ بنانے کے لیے کیے جانے والے ''آپریشن خنجر'' کے بعد امیر المؤمنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ نے اس نام نہاد آپریشن کے مقابلے میں ''آپریشن فولادی جال'' شروع کرنے کے احکامات جاری کیے۔ امیر المؤمنین کی طرف سے پورے افغانستان میں آپریشن ''نصرت'' اور پھر ہلمند میں ''آپریشن

فولادی جال" کے بعد دجال کے بیٹوں کو وہ سبق سکھانا شروع کیا گیا ہے جو ان کو آنے والی نسلوں کے لیے نشان عبرت بنادے گا۔

مادی وسائل کی قلت کے باوجود مجاہدین اسلام' دنیا بھر میں جاری معرکۂ خیر و شر میں اللہ رب العزت کی تائید اور نصرت غیبی کے سہارے بے وقعت حزب الشیطان کو ذلت آمیز شکست و ریخت سے دوچار کر رہے ہیں۔ مخبر صادق ﷺ کے فرامین کے مصداق یہ مناظر تو قیامت تک دنیا دیکھتی رہے گی کہ بے سروسامان سرفروشانِ اسلام'لشکر کفار سے نبرد آزما رہیں گے اور اپنے مالکِ حقیقی کے وجہِ کریم کی جستجو میں اپنی مقدور بھر توانائیاں صرف کرتے ہوئے اللہ کے دشمنوں کو قتل کرتے رہیں گے اور قتل ہوتے رہیں گے۔ حتیٰ کہ وہ اپنی مراد کو پا جائیں گے۔ اُن کے مالک کی رضامندی'اُن کا مقدر ٹھہرے گی اور وہ اپنے خالق ومالک سے خوش ہو جائیں گے۔ لیکن! یہاں سوال تو یہ اٹھتا ہے کہ ازل سے جاری اس خیر و شر کی کشمکش میں ہم کہاں کھڑے ہیں؟ کیا ہماری توانائیاں، ہمارے شب و روز'اُن ابطال امت کے لیے صرف ہو رہے ہیں یا ہم معاشرے میں کفریہ تہذیب کے رکھوالے بن کر ابہام اور مایوسی پھیلاتے ہوئے لشکر باطل کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔

اے امت کے درد سے آشنا غیرت مند مسلمانو!

آج وقت ہے کہ ہم اپنا وطیرہ بدلیں اور پوری دنیا میں دفاعِ اسلام کے لیے جہاد فی سبیل اللہ میں مصروفِ عمل مجاہدینِ مخلصین کی صفوں کی تقویت کا باعث بنیں۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص کسی مسلمان کو ایسے موقع پر بے یار و مددگار چھوڑے گا جہاں اُس کی عزت خطرے میں پڑ جائے اور وہ بے توقیر ہو رہا ہو تو اللہ تعالیٰ بھی اُس کی اُس پر تذلیل کرے گا جہاں اُس کی خواہش ہو گی کہ کوئی اُس کا مددگار ہو اور جو شخص کسی مسلمان کی ایسے موقع پر مدد کرے گا جہاں اس کی عزت و حرمت اور آزادی کے ساتھ کھیلا جا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کی وہاں مدد کرے گا جہاں وہ خواہش کرے گا کہ اُس کی مدد کی جائے"۔ (ابو داوٗد ۵۵۶۶)

سو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی عزتوں کا خیال کریں اور خود اللہ سے ڈریں کہ آج عمل کی گھڑی ہے اور حساب نہیں' اور کل حساب کا سماں ہو گا اور عمل نہیں۔

ایسا نہ ہو درد بنے دردِ لا دوا

ایسا نہ وو کہ تم مداوا نہ کر سکو

آ یئے اپنا سارا وزن' اللہ کے لشکر کے پلڑے میں ڈالتے ہوئے اس مبارک فریضہ میں شرکت کا اس طرح حق ادا کریں کہ ہمارا مالک ہم سے راضی ہو جائے اور ہم اُس کے وجہِ کریم کو پالیں۔ پکارنے والا پکار رہا ہے: من انصاری الی اللہ ؟

اور سب دل و جان سے کہیں! نحن انصار اللہ.........

اللھم منزل الکتاب مجری السحاب سریع الحساب وھازم الاحزاب اللھم اھزمھم وزلزلھم ونصرنا علیھم۔(رواہ ابن ماجہ)

”اے ہمارے پروردگار! آپ نے کتاب کو اتارا اور بادلوں کو چلایا، آپ جلد حساب کرنے والے ہیں اور (کافروں کے) لشکروں کو عذاب دینے والے ہیں۔ ہمارے مالک! آپ ان (کافروں) کو ہلا کے رکھ دیجیے اور ان پر غلبہ پانے کے لیے ہماری نصرت فرمایئے“۔ آمین یارب العالمین۔

◆◆◆◆◆◆◆

نہ چل سکا اگر میں تیرے دین پر... تو اور راستہ کہاں سے لاؤں گا

-اداریہ: ستمبر ۲۰۰۹

ایمان ایسی حقیقت ہے جسے محسوس کرنے کے لیے 'دل' کی ضرورت ہوتی ہے اور دیکھنے کے لیے دل کی آنکھوں اور چکھنے کے لیے دل کی حلاوت کی۔مادیت کی کثافتوں میں غرق انسان جو لارڈ میکالے کے نظامِ تعلیم سے اپنی روح خود قتل کر کے نکلا' اُسے کیا معلوم کہ اللہ کی عظمت اور قدرت کی وسعتوں کا تو کوئی کنارا ہی نہیں' وھومعکم این ما کنتم[3] کا مژدۂ جانفزا سنانے والا ربِّ کائنات ان کی ناقص اور بیمار عقل کے مشاہدے اور تجربے سے بہت آگے کی ہستی ہے۔اس رب پر ایسا ایمان درکار ہے کہ پھر بندے کا سب کچھ اُسی کا ہی ہو جائے اور اس پر ہی نچھاور کرنے کے لیے ہمہ تن تیار اور مستعد ہو۔امام غزالیؒ ساری زندگی فلسفے کی گتھیوں کو سلجھانے کے بعد زندگی کے آخری ایام میں بغداد کی بوڑھی ان پڑھ عورت جیسے ایمان کی تمنا کرتے رہے۔جس دل میں حقیقی ایمان سما جائے پھر اس کے سامنے دنیا کی ہر قوت، ہر طاقت، ہر عظمت بہت ہیچ ہو جاتی ہے۔پھر وہ آگ میں کود کر خلیل اللہ بن جاتا ہے' دریا اُسے راستہ دیتے ہیں......

اپنے اپنے دور کے فرعون، نمرود اور ابوجہل ہوں یا پھر وقت حاضر کے طواغیت؛ امریکہ اور اس کے حواری' ان سب کی حیثیت ایمان والے کے ہاں مکھی کے پر سے بھی زیادہ حقیر اور مکڑی کے جالے سے بھی زیادہ کمتر اور ناپائیدار ہوتی

[3] وہ (اللہ) تمہارے ساتھ ہے، تم جہاں بھی ہو۔

ہے۔ اہل ایمان کو دل کی آنکھوں سے حقیقتوں کا مشاہدہ کروایا جاتا ہے پھر وہ حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم (میرے لیے اللہ ہی کافی ہے' جس کے سوا کوئی الہ نہیں، اُسی پر میں نے توکل کیا اور وہ ہی عرشِ عظیم کا رب ہے)، زبانِ قال سے نہیں زبانِ حال سے کہتے پوری دنیا کے طاغوتوں سے ٹکرا جاتے ہیں۔ نتیجتاً فلا تخافوھم وخافونی ان کنتم مومنین (تم اُن سے نہ ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو) کا ربانی حکم ان کی دستگیری کرتا ہے۔ اگر بندۂ مومن کے دل و دماغ میں ایسا ہی ایمان بس جائے جیسا کہ مطلوب ہے تو پھر وہ دنیا میں ہر خوف سے بے پروا اور ہر عظمت والے سے بے نیاز ہو کر جیتا ہے کیونکہ وہ جس کا بندہ ہے' وہ ساری کائنات کا مالک ہے اور ساری کائنات کے تمام تر اختیارات صرف اُسی کے قبضے میں ہیں۔ یہ ایمان ہر ماسوا کی ہیبت، رعب، عظمت اور خوف دل سے ختم کر دیتا ہے۔

امتِ مسلمہ گذشتہ اڑھائی تین صدیوں میں کفار کی بالواسطہ اور بلاواسطہ غلامی کے دور سے گزر رہی ہے۔ اس پورے عرصے میں مسلمانوں کی دس بارہ نسلیں گزر گئیں، غلامی نے مسلمانوں کے ظاہر و باطن کو مضمحل کر دیا۔ ہر پیدا ہونے والا بچہ کفار ہی کو اپنا آقا اور سردار سمجھنے لگا، دنیا کی حکمرانی انہی کا حق سمجھا جانے لگا۔ اس دورِ غلامی نے نفسیاتی طور پر مسلمانوں میں تین عارضے پیدا کر دیے۔

1. دنیا کی بادشاہی اور سرداری کو امتِ مسلمہ کا حق سمجھنا تو کجا اس کے بارے میں سوچنا ہی مفقود ہو گیا۔
2. ذہنی وجسمانی ہر طور پر امت کے افراد کفار سے مغلوب ہو گئے۔
3. کفار کا رعب، ہیبت اور خوف مسلمانوں کے دلوں میں بیٹھ گیا۔

گویا کہ وہ کیفیت پیدا ہو گئی کہ روشنی اور نور جن کے وجود سے پھوٹتا تھا وہ اغیار سے مٹی کے چراغوں کے طالب ہو گئے۔ ایسے میں امت مسلمہ کے ایک طبقے نے اپنے اسلاف کے ایمان کو اپنے سینوں میں روشن کرتے ہوئے' پھر سے امت کے غلبے کا خواب دیکھنا شروع کیا۔ صرف علمی اور فکری میدانوں میں ہی نہیں' عملی محاذوں پر کفار کو للکارا، انہیں دن میں تارے دکھائے اور چھٹی کا دودھ یاد دلا دیا اور پھر دنیائے طاغوت پر گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کو وہ کاری ضرب لگائی کہ وہ آج تک اپنے زخم چاٹ رہی ہے۔ یہ سب کچھ وسائل اور ٹیکنالوجی کے بل بوتے پر نہیں بلکہ صرف اور صرف ایمان کے سہارے ہوا اور وسائل و ٹیکنالوجی کے بت پاش پاش ہو گئے۔ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا؟ اس کے لیے

ایمانی بصیرت اور بصارت کی ضرورت ہے وگرنہ لارڈ میکالے سے مستعار لی ہوئی دانش اور مادیت میں رندھی ہوئی فکر کے لیے اس راز کا پانا کسی صورت بھی ممکن نہیں۔

◆◆◆◆◆◆◆

آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا.....

-اداریہ: اکتوبر ۲۰۰۹ء

الحمد لله معز الاسلام بنصره و مذل الشرک بقہره و مستدرج الکافرین بمکره الذی قدر الایام دولا بعدله والصلاة والسلام علی من اعلی الله منار الاسلام بسیفه۔۔۔

'نوائے افغان جہاد' کا یہ شمارہ آپ کے ہاتھوں میں اس وقت پہنچ رہا ہے جب وقت کے کفرِ اعظم امریکہ اور اس اتحادیوں کو امارت اسلامیہ افغانستان پر حملہ آور ہوئے آٹھ سال گزر چکے ہیں۔ اپنی نام نہاد برتری کے زعم میں غلطاں ابلیسی قوتوں نے ماضی سے سبق نہ سیکھتے ہوئے رعونت اور کبر و غرور میں ڈوب کر یہ سمجھتے ہوئے افغانستان پر حملہ کیا کہ کچھ ہی عرصہ میں وہ اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہو جائیں گی اور فتح ان کے قدموں تلے ہو گی۔ لیکن اکتوبر ۲۰۰۱ء سے اکتوبر ۲۰۰۹ء تک کے عرصے میں ہر بیتی شب فتح کے نشے میں چور 'صلیب کے پجاریوں کے لیے پیامِ قضا ثابت ہونے لگی اور ہر آنے والا دن اس مغرور لشکرِ ابلیس کو آنے والی تاریک راتوں کی ''نویدیں'' سنانے لگا۔ حق سبحانہ وتعالیٰ کی تائید غیبی کی بدولت' ذلت آمیز شکست اہل صلیب کا مقدر بنتی صاف دکھائی دینے لگی تو صلیبی ذرائع ابلاغ کی جمع تفریق اور تخمینے دھرے کے دھرے رہ گئے اور وہ خود اپنی شکست کا اعتراف کرنے لگے۔ اہل کفر میں واویلا ہونے لگا کہ ۸۰ فی صد علاقہ تو اب مجاہدین کے مکمل کنٹرول میں ہے اور وہ (طالبان) جب چاہیں اپنی حکومت کا اعلان کر سکتے ہیں۔ دجالی میڈیا کے اعترافات کے ساتھ ہی صلیبی فوج کے بڑے بھی دہائی دینے لگے کہ ہماری مدد کو

"اور فوجی بھیجو!!! نہیں تو ایک سال میں مکمل شکست سے ہمارا بچاؤ ناممکن ہے"۔ ویکیدون کیدًا۔ واکید کیدًا [وہ (کافر) اپنی چالیں چلتے ہیں اور میں (اللہ سبحانہ) اپنی تدبیریں کرتا ہوں]۔

افغانستان میں مجاہدین کی بے بہا قربانیوں کی بدولت اہل اسلام میں زندگی کی لہر تازہ پیدا ہوئی۔ رات کے مسافروں کو سحر نو کی نوید ہوئی۔ اللہ کے شیروں نے محکومی، پستی اور بے چارگی سے ٹھٹھرتی امت مسلمہ کو اپنے گرم پاکیزہ لہو سے حرارت بخشی۔ کفر، ظلم و استبداد کے صحراؤں میں بھٹکنے والوں کو کفر اور اہل کفر کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے کے نخلستان سے آشنا کیا۔ بزدلی، بے حمیتی اور پست ہمتی کو اپنی تقدیر سمجھ لینے والی امت مسلمہ کو دنیا کی قیادت و سیادت کو اپنا نصیب بنانے کے عزم و حوصلہ سے دوبارہ روشناس کیا۔ اور پھر اللہ ربّ العزت و عظمت کے جُود و کرم سے تاریکیاں چھٹنے لگیں، خاموش سمندر بپھرنے لگے، مظلوموں نے فرعونوں کے خلاف علمِ بغاوت بلند کیا، عشق نے ایک بار جنوں کو پسند کیا اور اولادِ ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کے بیٹوں کے سامنے سینہ تان کر جینے کا عہد کیا۔ اور آج مبارک جہادِ افغان کی بدولت دنیا کے کونے کونے میں امتِ مسلمہ نے جہاد فی سبیل اللہ کو اپنے زندگی کا جزوِ لاینفک بنا لیا اور نوجوانانِ اسلام نے اللہ کی زمین پر اللہ کی حاکمیت یعنی شریعت الٰہیہ اور خلافت اسلامیہ کی خاطر اپنی زندگیاں کھپانے اور گھر بار کو خیر باد کہنے کا نعرۂ مستانہ بلند کیا۔

حق و باطل کے مابین موت و حیات کی یہ کشمکش جاری ہے اور ان شاء اللہ عنقریب دنیا دیکھے گی کہ افغانستان اس بد مست صلیبی صہیونی اتحاد کے لیے ایسا قبرستان بنے گا جو رہتی دنیا تک ظلم و جور کے رسیاؤں کے لیے جائے عبرت ہو گا۔ پس اس معرکۂ خیر و شر کی اہمیت ہر اہل ایمان کے پیش نظر رہے۔ ہر صاحب ایمان، انصارِ مہدی کے اس قافلے کے ساتھ دل و جان سے کھڑا ہو۔ پس یہ دعوت ہے ان کے لیے جو فتنۂ دجال سے محفوظ رہنے کی تمنا رکھتے ہیں۔ یہ دعوت ہے انبیا کے ورثا اہل علم کے لیے کہ وہ آئیں اور مجاہدین مخلصین کی قیادت کا فریضہ سر انجام دیں۔ یہ استدعا ہے امت کی ماؤں کے لیے کہ ان کے بیٹے ان کی تائید اور حوصلہ افزائی کے متمنی ہیں۔ یہ فریاد ہے امت کے بزرگوں کے نام کہ ان کے وارث ان کی پشت پناہی کے خواہش مند ہیں۔ اور یہ فریاد ہے بہنوں کے نام کہ وہ امت کے پاسبان اپنے غیرت مند بھائیوں کی سرخروئی کے لیے دعا گو رہیں۔ اور یہ منادی ہے امت کے ایک ایک فرد کے نام کہ وہ دنیا پرستی کو ترک کرے، آخرت کے سامانِ سفر کے لیے میدان جہاد میں مجاہدین کا ہم راہی بنے۔

پس اے امت محمد ﷺ ایمان بچانے کے لیے جانیں کھپا دو!!! احکم الحاکمین کے کلمے کی سربلندی کے لیے پکارا جا رہا ہے 'من انصاری الی اللہ' اور ایمان کا اہم ترین تقاضا ہے کہ اس ندا کے جواب میں تمام مومنین دل و جان سے صدا بلند کریں: 'نحن انصار اللہ!، 'نحن انصار اللہ!، 'نحن انصار اللہ!'

◆◆◆◆◆◆◆

مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

-اداریہ: نومبر ۲۰۰۹

آٹھ سال قبل متفرق النسل اور کثیر النسب صلیبی بڑے طمطراق کے ساتھ دو اوپر چالیس افواج کے ہمراہ 'صلیبی جنگ' میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کو ختم کرنے کے لیے افغانستان کی امارت اسلامیہ پر چڑھ دوڑے۔ معلوم تاریخ میں اس اتحاد سے بڑا اتحاد کبھی معرض وجود میں نہیں آیا۔ سبھی ممالک اور سبھی فوجیں چاہے وہ صلیبی ہوں یا نیم صلیبی، کمیونسٹ ہوں یا سوشلسٹ اور تو اور مسلم معاشروں کے حکمران اور ان کے تمام ادارے، ان کی افواج، ان کی گزر گاہیں سبھی 'خدمتِ صلیب' کے لیے استعمال ہونے لگے اور ان حکمرانوں نے اسلام کو خیر باد کہہ کر ارتداد کے راستے کو اپنے لیے منتخب کر لیا۔

آج محض اللہ کی نصرت سے امریکی' افغانستان میں بُری طرح پِٹ رہے ہین اور ان کے تمام تر اتحادیوں کی بھی درگت بن رہی ہے، مجاہدین کو پیش قدمی سے روکنے میں صلیبی لشکر خود تو ناکام ہی ہیں بلکہ ان کی 'کرایے کی فوج' ملی اردو (افغان آرمی) بھی بے شمار 'قربانیاں' دینے کے باوجود نامراد ہی ہے اور اب ان کا سارا تکیہ کرایے کی فوج، پاکستان آرمی پر ہے جس نے 'کرایہ وصولی' کے بدلے میں ایمان اور جان دونوں کو اپنے آقاؤں کے ہاں گروی رکھ چھوڑا ہے اور اب یہ 'کرایہ' اس کے گلے کا چھچھوندر بن گیا ہے کہ نہ اُگلے بنتی ہے اور نہ ہی نگلے۔

ماہِ شوال ۱۴۳۰ھ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے دلوں کو بہم ٹھنڈک پہنچانے کے لیے کفار کو عبرت ناک ذلتوں سے دوچار کیا۔ صومالیہ کے دارالحکومت مقدیشو میں مجاہدین نے ہزاروں مسلمانوں کے مجمعِ عام میں نمازِ عید کی امامت کی، اسی ماہ مجاہدین کے ہاتھوں اللہ نے صلیبیوں کے چار ڈرون جہاز گروائے' ایک صومالیہ میں، ایک جنوبی وزیرستان میں، ایک قندوز میں اور ایک خوست کے ضلع صابری میں۔ صرف ایک ڈرون کی لاگت اٹھارہ سے بیس ملین ڈالر ہے۔

اسی طرح افغانستان کے تین صوبوں خوست، پکتیکا اور نورستان سے امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے اپنا بوریا بستر گول کیا، گیارہ کیمپوں کو خالی کر دیا اور مزید تیرہ ہزار امریکی اور پانچ سو برطانوی فوج مجاہدین کا شکار بننے کے لیے افغانستان بھیجی جا رہی ہے۔ فن لینڈ، کینیڈا اور جاپان نے تو باقاعدہ واپسی کا اعلان کر دیا ہے، باقی بھی تیار بیٹھے ہیں۔ ذلت و ہزیمت کے مارے صلیبی لشکر آج افراتفری کا شکار ہیں، ان میں ہر طرف ہاہاکار برپا ہے۔ امریکی' پاکستانی فوج کو اپنی شکست کا ذمہ دار ٹھہرا رہے ہیں اور پاکستانی فوج اپنی ناکامی امریکہ کے سر تھوپتی ہے، اسی طرح نیٹو افواج تمام تر شکست امریکی فوج کے سر ڈال رہی ہیں اور امریکی فوج اپنی تباہی و بربادی کو نیٹو کا کیا دھرا قرار دے رہی ہے۔ لشکرِ کافراں کی یہ کیفیت کچھ نئی نہیں بلکہ ان کی سرشت میں ہی یہ ہے' اسی لیے خالقِ کائنات نے فرمایا تحسبهم جميعاً وقلوبهم شتىٰ ''تمہارا گمان ہے کہ وہ آپس میں ایک ہیں مگر ان کے دل ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے ہیں''۔

اس صلیبی جنگ میں کفر کا واسطہ ایسے مسلمانوں سے پڑا ہے جو ذہنی، جسمانی، روحانی کسی طور پر بھی اس سے متاثر نہیں' یہ وہ ہیں جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ صرف زبان سے ہی نہیں پڑھا بلکہ دل کی گہرائیوں سے اس کا اقرار کیا اور پھر ساری زندگی اسی شہادت پر گزار دی۔ دنیا بھر کے معبودانِ باطلہ کو ڈنکے کی چوٹ پر طاغوت کہا اور ان کے ساتھ صرف اعلانِ جنگ ہی نہیں کیا بلکہ عملاً معرکے میں کُود پڑے۔ عالمی کفر اور اس کے تمام اداروں اقوام متحدہ، ہو یا سلامتی کونسل' سب کے کفر کو واضح کیا۔

کفر نے ان مجاہدین کے بارے میں نان سٹیٹ ایکٹرز (غیر ریاستی عناصر) کی اصطلاح صحیح طور پر وضع کی۔ یہ سچ ہے کہ یہ کفر کی قائم کردہ کسی ریاست بلکہ تصورِ ریاست کو' چاہے وہ قومی ریاست کا نظریۂ باطل ہو یا دستوری ریاست کا طاغوتی فلسفہ' سبھی کو پاؤں کی ٹھوکر پر رکھتے ہیں۔ کفر کے تمام تر شعار' جمہوریت، آزادی، امن، انسانی حقوق کو اچھی

طرح سمجھ کر کُلی طور پر رد کرتے ہیں اور ان سب کی جگہ صرف ایک اصطلاح 'شریعت کو جانتے اور مانتے ہیں۔ یہ مجاہدین کفر کی کسی قسم کی عزت و توقیر کو 'زبانی ہو یا عملی 'عقیدۂ توحید کے اہم پہلو 'الولاء والبراء' کے منافی سمجھتے ہیں۔ وہ کسی قسم کے ڈائیلاگ یا مکالمے کے چکر میں آنے والے نہیں بلکہ اپنے جدِ امجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے اسوہ پر عمل کرتے ہیں کہ بدا ابیننا و بینکم العداوۃ والبغضاء ابدا حتی تومنوا باللہ وحدہ (الممتحنہ) "ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بغض و عداوت ہے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لے آؤ"۔

اس پوری جنگ کا اہم پہلو یہ بھی ہے کہ اس میں میڈیا دجال کی آنکھ کا کردار ادا کر رہا ہے اور ماننے والے اس کی یوں مانتے ہیں جیسے ایمان بالغیب لانے کا حق ہوتا ہے جبکہ آئے روز اس کے تضادات اور تناقصات کثرت سے کھلتے رہتے ہیں لیکن وہ خود بھی گمراہی کی دلدل میں چلے جا رہے ہیں اور عوام الناس کو بھی فتنے کی گھاٹیوں میں دھنسائے جا رہے ہیں۔ یہود و نصاریٰ کے اپنے اداروں کی تو بات ہی دوسری ہے 'خود 'دیسی ذرائع ابلاغ' جو طاغوتی حکومتوں کے ہاں رجسٹرڈ ہو کر ان کے مال پر پلتے ہیں اور انہیں ہی اپنا رازق سمجھتے ہیں 'اُن کے لکھنے والے بھی اور بولنے والے بھی شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادار بننے کے چکر میں صلیبی لشکروں کی حدی خوانی کرتے ہیں اور مجاہدین کے قافلۂ صدق و صفا پر تبرابازی صرف اور صرف قلم فروشی اور زبان فروشی کے عوض حقیر دنیا کے لیے یہ سب کے سب بھی اپنے ایمان اور جان کا سودا وقت کے نمرودوں اور فرعونوں کے ساتھ کر چکے ہیں۔ آہ! کتنے خسارے میں ہیں خریدار بھی بیوپاری بھی' خسرالدنیا والآخرۃ۔ دنیا اور آخرت کی رسوائی!!!

اگر صلیبیوں کی لڑائی انسانوں کے ساتھ ہوتی تو وہ کب کے فتح یاب ہو کر لوٹ چکے ہوتے، اگر مادی اسباب فیصلہ کن کردار ادا کرتے تو آنِ واحد میں سب کچھ صلیبیوں کا ہو چکا ہوتا لیکن صلیبیوں کا مقابلہ 'بدر کے دن سیدنا محمد ﷺ کے امتیوں کی نصرت کرنے والے 'رب کائنات سے ہے اور اُس رب کی قوت، اُس کی طاقت، اُس کے لشکر اور اُس کی نصرت و مدد کے سامنے کائنات کے تمام اسباب اور مخلوقات اکٹھے ہو جائیں تو بھی پرِ کاہ کی حیثیت نہیں رکھتے۔ یہ حقیقت کل کے ابوجہل کو بھی سمجھ نہیں آتی تھی اور آج کے ابوجہل بھی اس کے سمجھنے سے محروم ہیں۔ جدید نظام تعلیم سے تیار شدہ دانش وروں کی دانش بھی اس اصل کو پانے سے قاصر ہے اور وہ اس شکستِ کافراں کے خارجی اسباب تلاش کرنے میں سرگرداں ہیں لیکن حقیقتاً یہی حقیقت ہے اس معرکۂ خیر و شر کی!

ہاں صرف یہی حقیقت ہے!!!

◆◆◆◆◆◆◆

تنکوں سے یہ سیلاب رکا ہے نہ رکے گا!

-اداریہ: دسمبر ۲۰۰۹ء

یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ جس طرح آگ اور پانی کا ملاپ ممکن نہیں اور جس طرح اندھیرا اور اجالا ایک دوسرے کی ضد ہیں، بعینہ کفر و اسلام ایک دوسرے سے باہم متصادم ہیں۔ انہیں مذاکرات کی میز پر بٹھانا، رواداری کے سبق پڑھانا، ڈائیلاگ میں دھیان بٹانا ممکن نہیں۔ خیر و شر اور حق و باطل کی کشمکش ازلی ابدی ہے۔ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ○[4] ''مگر ہم تو باطل پر حق کی چوٹ لگاتے ہیں جو اس کا سر توڑ دیتی ہے اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے مٹ جاتا ہے اور تمہارے لیے تباہی ہے ان باتوں کی وجہ سے جو تم بناتے ہو''۔

مغرب نے اس جنگ کی حیثیت واضح کرنے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیا، ہم ہی تجاہل عارفانہ سے کام لے رہے ہیں۔ یہ کروسیڈ تھی اور ہے، اس کا ہدف اسلام کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اوبامہ نے آکر اسے مزید واضح کر دیا۔ عراق سے فوجیں نکالنے کا نعرہ لگاتے ہوئے نئی حکمت عملی وضع کی اور بھرپور توجہ افغانستان کی جانب مرکوز کی، اب وہاں ہدف القاعدہ اور طالبان ہیں۔ القاعدہ کا نام ذرائع ابلاغ سے یک طرفہ ڈھول پیٹ پیٹ کر ''کالا سیاہ'' کرنے کی کوشش میں اپنا منہ کالا کر لیا گیا۔ سیکولر اور صلیبی پرچم تلے کھڑی پارٹیوں کا تو تذکرہ ہی کیا، اب بڑے بڑے ''اسلامی'' دانشور، اہلِ دین سے منسوب جماعتیں سبھی القاعدہ کو گالی سمجھتی ہیں۔ زبان و بیان، تحریر و تقریر سے اسے سنگسار

---

[4] الانبیاء: ۱۸

کرنے کی سعیٔ ناتمام کی گئی۔ میزائیل برسا برسا کر برضا و رغبت، صحابہؓ صفت عرب مجاہد شہید کیے جا چکے یا بیچے جا چکے، جن کے سروں کی قیمت حسبِ ایمان صلیبی کمانڈروں نے لگائی تھی۔ نظریاتی اعتبار سے القاعدہ ہدفِ اول ہے۔ ہر وہ فرد اور گروہ جو موجودہ نظامِ کفر کی بیخ کنی چاہتا ہے، کفر اسے القاعدہ کے نام سے جانتا اور پکارتا ہے۔ افغانستان میں صلیبیوں اور ان کے ہرکارے نظامِ پاکستان نے مذاکرات کی میز بچھانے کی جو مکروہ سازش کی ہے اس میں بھی القاعدہ سے تعلق نہ رکھنے والے ''معتدل عناصر'' سے رشتۂ راہ و رسم استوار کیا جارہا ہے۔

دوسری طرف وزیرستان، مالاکنڈ، باجوڑ، اورکزئی، مہمند، خیبر اور سوات میں آئے روز صلیبی جنگ کے نئے نئے مورچے دہکائے جاتے ہیں، صرف اور صرف ڈالروں کی جھنکار کے واسطے شکم و شہوت کے یہ اسیر، دنیا میں متاعِ گراں 'ایمان' کو بھی اس حقیر متاعِ غرور پر لٹا دیتے ہیں۔ شرق و غرب کے تمام متقدمین و متاخرین فقہاء، قرآن و سنت کی روشنی میں اس فتویٰ پر متفق ہیں کہ مسلمانوں کے خلاف کافروں کے ساتھ مل کر جنگ کرنے والا فرد اور گروہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو کر مرتد ہو جاتا ہے۔ خسر الدنيا والآخرة کی حقیقی تصویر، یہ طائفہ ردّہ، ہر میدان میں بری طرح پٹ رہا ہے۔ مجاہدین، کفار اور ان کے کاسہ لیسوں کے سامانِ حرب کو غنائم بنارہے ہیں اور دشمنانِ اسلام کی لاشوں کے کشتوں کے پشتے لگا رہے ہیں۔ محض نصرتِ الٰہی کے سہارے مجاہدین کو حاصل ہونے والی ان فتوحات کو سیم و زر کے بندے 'اہل ذرائع ابلاغ' کبھی صاف صاف چھپانے کی کوشش کرتے ہیں اور کبھی اصل حقائق آشکارا ہو جانے کی صورت میں انہیں 'غیر ملکی طاقتیں' چہار سو دکھائی دینے لگتی ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ان غیر ملکی کفریہ طاقتوں (را، موساد وغیرہ) کو یہ مجاہدینِ راہ حق اپنے لیے موت کے پیامبر دکھائی دیتے ہیں۔

جو کروسیڈ عیسائیوں اور ان کے غلاموں کو سکول کے نصاب میں پڑھائی گئی تھی، اِس دور میں اُن کا جنگی رویہ عین وہی ہے۔ عیسائی فوجیوں اور ان کے حواریوں کی نفسیات (خواہ قومیت کوئی بھی ہو) ظلم و بربریت کے بازار گرم کرتے ہوئے سابقہ تاریخ کے وہی ابواب دوبارہ رقم کر رہی ہے۔ خواہ وہ بغداد کی مساجد کی دیواروں پر صلیبی نشان اور زمین پر پھینکے ہوئے قرآن کے نسخوں پر بنائے صلیبی نشان ہوں، مساجد و قرآن پاک کی بے حرمتی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں پے درپے بدترین گستاخی ہو یا ان صلیبیوں کی فرمائش پر ان کے غلاموں کی لال مسجد، جامعہ حفصہ، سوات و وزیرستان میں مصاحفِ قرآنی، نسخہ ہائے احادیث اور عفت مآب بیٹیوں کو جلا ڈالنے کے واقعات......، طرز

عمل عین وہی ہے جو صلیبیوں نے مسلمانوں کے ساتھ بارہویں صدی عیسوی میں روا رکھا۔ غضب کی بات یہ ہے کہ سوات سے وزیرستان تک ہر جگہ اللہ کے گھروں اور مدارسِ دینیہ کو تہہ تیغ کیا گیا، گویا کہ ہدف یہ ہی تھے اور 'ان' سب کو سانپ سونگھ گیا جو انگریزوں کے ہاتھوں تو قرآنِ عظیم الشان کی بے حرمتی پر آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں لیکن مرتد افواج کے ہاتھوں قرآن پاک کے ہزاروں نسخوں، احادیث کے مجموعوں، سینکڑوں مدارس و مساجد کے مٹ جانے پر ایک حرف بھی منہ پر نہ لائے۔ یوں لگتا ہے کہ ان مرتدین کا یہ 'قومی حق' سمجھتے ہیں۔ یہ رویہ اکیسویں صدی، آزادی، جمہوریت اور انسانی حقوق کا ڈھنڈورا پیٹنے والوں کو زندہ در گور کر دینے کو کافی ہے۔

اسوۂ ابراہیمیؑ کی پیروی میں عید الاضحیٰ کا پیغام یہی ہے کہ اپنی قیمتی ترین متاع اللہ کی راہ میں پیش کر دو۔ گویا بزبانِ حال یہ پیغام ہے کہ اپنا اپنا اسماعیل پیش کرو!

آیئے سیرتِ ابراہیم علیہ السلام کو مشعلِ راہ بنا کر سارے اصنامِ باطلہ کو پاش پاش کرتے ہوئے دل و جان سے کہیں:

الله اکبر الله اکبر لا إله إلّا الله والله اکبر الله اکبر ولله الحمد

◆◆◆◆◆◆◆

تَمَّتْ بِالْخَيرْ

و آخر دعوانا أن الحمدلله ربّ العالمين

قارئینِ کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع، نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد:

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا موقف مخلصین اور محبّینِ مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- عالمی جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورتِ حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے......

اسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے!